مصنف ← محمدعرفان رضا قادری
عرفان الهداية
المسائل مع اختلاف الائمة

باب
العدت
تا
کتاب
الایمان
مصنف محمد عرفان رضا قادری

(المسائل)

(کتاب العدت)

Page No.
Date:

سوال۔ عدت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں

جواب۔ لغوی = "حساب کرنا" "شمار کرنا" ہے اور عدت کی جمع عِدَدْ
اصطلاحاً = عدت اس کو کہتے ہیں جس میں عورت اپنے رحم کی براءت کو جاننے کیلئے نکاح سے رکے رہے

سوال۔ عدت کا ثبوت قرآن و حدیث و اجماع سے بیان کریں؟

جواب۔ عدت کا ثبوت عن الحدیث = عن ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال " لا تحد امراۃ علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا ۔
قال نبی صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ بنت قیس اعتدی فی بیت ابن ام مکتوم ۔ وعن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت: امرت بریرۃ ان تعتد بثلاث حیض
عدت کا ثبوت عن الاجماع = اجمعت الامۃ علی مشروعیۃ العدۃ و وجوبھا من عصر الرسول الی یومنا ھذا دون نکیر من احد

سوال۔ عدت کی اقسام بیان کریں؟

جواب ۔ عدت اقسام ۔ (۱) قروء کے ذریعے (۲) شہور کے ذریعے (۳) وضع حمل

سوال۔ عدت کی واجب ہونے کی مصلحتیں بیان کریں؟

جواب۔ اصل مقصود براءت رحم اور اسکا علم ۔ رشتہ ازدواج کی قدر و قیمت کو بتانے کے لئے رکھا گیا ہے بچہ پر شوہر کے حق ثابت کرنے کے لئے رضائے الٰہی کے لئے

②

Page No.
Date:

(المسائل)

(باب العدت)

مسئلہ = جب مرد نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی یا طلاق رجعی دی یا بغیر طلاق کے ان دونوں میں فرقت واقع ہوگئی ہو جبکہ وہ عورت آزاد ہو اور حیض بھی آتا ہو تو انکی عدت تین حیض ہے -

مسئلہ = جب مرد نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی یا طلاق رجعی دی یا بغیر طلاق کہ ان دونوں میں فرقت واقع ہوگئی ہو اور وہ عورت آزاد تو ہو مگر حیض نا آتا ہو تو انکی عدت تین ماہ ہے -

مسئلہ = مذکورہ صورت پائی جائے اور وہ عورت آزاد بھی ہو حیض بھی آتا ہو اور حاملہ بھی ہو تو اسکی عدت وضع حمل ہے -

مسئلہ = مذکورہ صورت پائی جائے اور وہ عورت باندی ہو اور حیض بھی آتا ہو تو اسکی عدت دو حیض ہے -

مسئلہ = مذکورہ صورت پائی جائے اور وہ عورت باندی ہو مگر حیض نا آتا ہو تو اسکی عدت ڈیڑھ ماہ ہے (یعنی $1\frac{1}{2}$ ماہ ہے)

مسئلہ = مذکورہ صورت پائی جائے اور وہ عورت باندی ہو حیض بھی آتا ہو اور حاملہ بھی ہو تو اسکی عدت وضع حمل ہے -

مسئلہ = جب کسی آزاد عورت کا شوہر انتقال ہو گیا ہو تو اسکی عدت چار ماہ دس دن ہے -

مسئلہ = جب کسی باندی عورت کا شوہر انتقال ہو گیا ہو تو اسکی عدت دو ماہ پانچ دن ہے -

مسئلہ = جب طلاق شدہ عورت وارث ہوئی حالت مرض میں تو اسکی عدت (یعنی وہ عدت جو طلاق کی وجہ سے گزار رہی ہے یا شوہر کے انتقال ہونے کی وجہ سے گزار رہی ہے) ان دونوں میں وہ عدت ہوگی جسے طوالت کے ساتھ گزارنا پڑے خواہ وہ عدت اجل طلاق ہو یا اجل وفات

مسئلہ = اگر باندی کو طلاق رجعی کی عدت میں آزاد کر دیا جائے تو اب اسکی عدت آزاد عورتوں کی عدت ہو جائے گی

مسئلہ = اگر باندی کو طلاق بائنہ یا طلاق مغلظہ والی عدت میں آزاد کر دیا جائے تو اسکی عدت وہی ہوگی جو باندی کی حالت میں گزار رہی تھی ناکہ آزاد عورتوں کی عدت گزارے

مسئلہ = اگر مطلقہ عورت حیض سے مایوس ہو گئی تو اسکی عدت مہینوں کے اعتبار سے ہوگی پھر اگر وہ خون دیکھ لے تو وہ اب حیض کے اعتبار سے پھر سے شروع کرے گی اور مہینوں کے اعتبار سے گزار چکی تھی وہ بے کار ہوگی عدت -

مسئلہ = اگر مطلقہ عورت کو دو حیض آئی پھر حیض سے مایوس ہوگی تو اب مہینوں کے اعتبار سے عدت گزارے گی

مسئلہ = ایسی منکوحہ عورت جسکا نکاح فاسد ہوا یا وطی بالشبہ ہوئی تو اس عورت کی عدت حیض کے ذریعے تین حیض ہوگی خواہ عدت فرقت کی وجہ سے ہو یا موت کی وجہ سے

مسئلہ = جب ام والد کا مولا مر گیا یا اسکو آزاد کر دیا تو ام ولد کی عدت حیض ہوگی جبکہ ام ولد کو حیض آتا ہو ورنہ تین ماہ ہوگی جبکہ حیض نہ آتا ہو

مسئلہ = ایسی عورت جو حاملہ ہو اور اسکا شوہر بچہ ہو اور وہ مر گیا ہو تو اس عورت کی عدت وضع حمل ہوگی خواہ وہ عورت حاملہ بچہ کے مرنے کے بعد ہوئی ہو یا مرنے کے بعد ہوئی ہو اور پیدا شدہ بچہ کا نسب اس صغیر شوہر کی طرف منسوب نہیں ہوگا

مسئلہ - جب مرد نے حالت حیض میں بیوی کو طلاق دی تو اسکی
عدت موجودہ حیض کے بعد سے شمار ہوگی -

مسئلہ = جب عورت عدت گزار رہی تھی (خواہ اجل موت یا اجل طلاق)
پھر اسی درمیان اسسے کسی نے وطی بالشبہ کی تو اسکی عدت
اب وطی بالشبہ کی ہوگی اور اسی عدت میں دونوں عدت
داخل ہو جائینگی ، وطی بالشبہ کی [illegible] ہونے کے بعد حیض
کو دیکھی تو اب ان تمام کو شمار کرے گی اور جب پہلی عدت
(یعنی اجل موت یا اجل طلاق) گزر گئی اور ابھی وطی
بالشبہ کی عدت مکمل نا ہوئی تھی تو اسکی عدت کو مکمل
کرے گی جیسے مطلقہ کی تین حیض کی عدت میں ایک
حیض گزر گی دوسری حیض میں وطی بالشبہ ہوگئی تو
دوسری اور تیسری حیض کے گزر جانے سے مطلقہ کی
عدت تو مکمل ہوگئی مگر ابھی وطی بالشبہ کی عدت کی ایک
حیض باقی ہے کیونکہ دوسری اور تیسری حیض اسکی پہلی اور
دوسری حیض اب تیسری حیض کو مکمل کرے گی پھر دونوں
کی عدت مکمل ہوجائے گی اور گویا اس نے شروع سے لیکر چار
حیض کو مکمل کیا اور اس چار حیض سے مطلقہ اور وطی
بالشبہ کی عدت مکمل ہوگی حالانکہ دونوں کی عدت چھ حیض
بن رہی تھی تداخل عدت کرکے تخفیف کردی -

مسئلہ = ایسی معتدہ عورت جو حیض سے مایوس تھی وہ وفات کی عدت
گزارنے لگی جب وطی بالشبہ ہو تو اس نے مہینوں کے اعتبار سے
عدت گزارنے لگی پھر اس نے حیض کو دیکھا تو اب گزرے ہوئے

S

مہینے والی عدت میں حیض کو بھی شمار کرنے لگے گی تاکہ حیض کے اعتبار سے شروع کرے گی

نوٹ = طلاق ملنے پر طلاق کی عدت طلاق پڑنے کے بعد سے ہوگی اسی طرح وفات والی صورت میں وفات کی عدت وفات کے بعد سے ہوگی اگر اسے طلاق کے پڑنے یا شوہر کے مرنے کے بارے میں نا معلوم ہو پھر عدت گزر گئی نا معلوم ہونے کی صورت میں تب بھی اسکی عدت مکمل ہو جائے گی

اور نکاح فاسد کی عدت کی ابتداء قاضی کے تفریق کے بعد یا وطی کرنے والے کی وطی کو ترک کرنے پر عزم مصمم کے بعد سے ہوگی

مسئلہ = جب معتدہ نے کہا کہ میری عدت مکمل ہوگئی خواہ شوہر تسلیم کرے یا تکذیب کرے تو عورت سے قسم لیں گے اگر قسم کے ساتھ کہے تو عدت مکمل مان لی جائے گی

مسئلہ = جب مرد نے اپنی ~~بیوی~~ بیوی کو طلاق بائنہ دی پھر شوہر نے عدت کی موجودگی میں نکاح کر لیا اور پھر دخول کرنے سے پہلے ہی طلاق دے دیا تو اس پر کامل مہر ہوگا اور عورت پر مستقل عدت ہوگی یہ امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور امام محمد کہتے ہیں کہ مرد پر نصف مہر اور عورت پر پہلی عدت کو مکمل کرنا ہوگا ۔

مسئلہ = جب ذمی نے ذمیہ کو طلاق دی تو اس پر کوئی عدت نہیں ہے اور اسی طرح جب حربیہ نکل کر ہماری طرف مسلمان ہو کر آئے اور اگر نکاح بھی کرلے تب بھی کوئی عدت نہیں ہے مگر جب کہ حاملہ نہ ہو ورنہ وضع حمل کی عدت ہوگی

(الاختلاف)
(باب العدت)

① ☆ واذا طلق الرجل امراته طلاقًا بائنًا او رجعيًا ..... الخ

امام اعظم = جب مرد نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی یا طلاقِ بائنہ دی ہو یا پھر دونوں کے درمیان فرقت واقع ہوگئی ہو اور وہ آزاد بھی ہو تو اسکی عدت تین حیض ہو جبکہ اسے حیض بھی آتا ہو

امام شافعی = تو اسکی عدت تین طہر ہوگی۔

دلائل احناف = اللہ تعالی کا فرمان۔ والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء قروء بمعنی حیض ہے۔ اور عدت براءت رحم کو پہچاننے کے لئے واجب ہوتی ہے۔ اور یہ براءت رحم متحقق ہوتی ہے بغیر طلاق کی فرقت میں

دوسری دلیل = قوله علیه السلام۔ عدة الامة حیضتان۔ اس حدیث میں عدت حیض ہی سے شمار ہے۔

دلائل شوافع = ما قبل مذکورہ آیت مبارکہ ہے مگر قروء سے مراد طہر ہے نحوی قاعدہ کے اعتبار سے جیسا کہ آپ نے پڑھ لیا ہے

~~☆ وان کانت حاملا فعدتها ان تضع حملها~~

~~امام اعظم = ... عدت وضع حمل ہے~~

~~دلائل = قال اللہ تعالی واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن~~

② ☆ واذا ورثت المطلقة فی المرض .... الخ

طرفین = جب طلاق شدہ عورت وارث ہوئی حالت مرض میں تو اسکی عدت (خواہ عدت طلاق یا انتقال شوہر کی وجہ سے گزار) ان دونوں میں طوالت کے ساتھ گزارنے والی عدت ہوگی

دلائل = جب میراث کے حق میں نکاح کو باقی رکھا گیا تو احتیاطًا عدت کے حق میں بھی باقی رکھا جائیگا پس دونوں میں جمع کیا جائے گا

Scanned by CamScanner

Page No.
Date:

امام یوسف = تین حیض اسکی عدت ہیں

دلیل = طلاق کی وجہ سے نکاح تو موت سے پہلے منقطع ہو گیا اور عورت کے ذمہ تین حیض لازم ہوگئے اور وفات کی عدت اسی وقت واجب ہوتی ہے جبکہ وفات کی وجہ سے نکاح زائل ہوا ہو مگر میراث کے حق میں نکاح باقی ہے اور عدت ہونے کے حق میں باقی نہیں رہا برخلاف طلاق رجعی کے کیونکہ نکاح اس میں من کل وجہ باقی رہتا ہے

③☆ واذا مات مولی ام الولد عنها .... الخ

امام اعظم = جب ام ولد کا مولی مرگیا یا اس کو ازاد کر دیا تو اسکی عدت تین حیض ہے

دلیل = کیونکہ عدت زوال فراش کی وجہ سے واجب ہوتی ہے تو نکاح کی عدت اسکے مشابہ ہوگی

قال العمر = عدۃ ام الولد ثلث حیض

امام شافعی = اسکی عدت ایک حیض ہے۔

دلیل = کیونکہ ام ولد کی عدت زوال ملک یمین کی وجہ سے واجب ہوتی ہے تو یہ استبرا کے مشابہ ہو جائے گی ۔

④☆ واذا مات الصغیر عن امراتہ .... الخ

طرفین = کسی حاملہ عورت کا صغیر شوہر مر گیا تو اسکی عدت وضع حمل ہے

دلیل = آیت کے مطلق ہونے کی وجہ سے "اولات الاحمال اجلهن ... الخ "

دوسری دلیل = وفات کی عدت اندازہ کی ہوئی ہوتی ہے اور مقصود فراغ رحم کو پہچاننا ہے اور یہ وضع حمل سے حاصل ہو جاتا ہے

ابو یوسف + شافعی = چار ماہ دس دن اسکی عدت ہوگی ۔

دلیل = کیوں کہ حمل اس بچے سے نسب کو ثابت نہیں کرے گی تو وہ ایسا ہو گیا گویا کہ موت کے بعد حمل حادث ہوا یعنی نیا بچہ جو امکان رکھتا ہے کہ کسی اور کا بچہ ہے کیوں کہ اگر اسکا ہوتا تو وہ معتبر نہ رہتا بلکہ کبیر ہو جاتا

⑤ ☆ وطئت المعتدة بشبهة فعليها عدة اخرى ...... الخ

احناف = کوئی عورت عدت گزار رہی تھی (خواہ وہ عدت اجل طلاق ہو یا اجل وفات) پھر اس سے وطی بشبہ ہوگئی تو اسکی عدت اب وطی بشبہ سے شمار ہوگی اسی میں دونوں عدتیں داخل ہو جائیں گی۔

دلائل = کیوں کہ مقصود فراغ رحم کی معرفت ہوتی ہے اور یہ تو ایک ہی حیض سے حاصل ہو جاتی ہے تو زیادہ لمبا کرنے سے مشقت بھی ہوتی ہے اسی لئے تداخل عدتین کر دیا جیسا کہ عبادتوں میں بھی ہوتا ہے اور اگر اسے معلوم بھی نہ ہوا ہوتا ہے تو بھی عدت کے گزر جانے کا حکم دیتے ہیں تاکہ دوبارہ سے مشقت نہ ہو جائے

شافعی = دونوں کی الگ الگ عدت گزارے گی

دلیل = کیوں کہ عدت سے مقصود عبادت ہے یہ ایسی عبادت ہے جو تزویج و خروج سے روکنے والا ہے

⑥ ☆ العدة فی النکاح الفاسد عقیب التفریق ...... الخ

احناف = نکاح فاسد میں عدت کی ابتداء تفریق کے بعد ہوتی ہے اور واطی کے وطی نہ کرنے کے عزم کے بعد ہوتی ہے۔

دلیل = نکاح فاسد میں تمام وطی کو ایک وطی کے قائم مقام کر دیا جاتا ہے اسی وجہ سے تمام کی نسبت ایک عقد کے حکم کی طرف ہے تمام نہیں تو ایک ہی مہر کافی ہوتا

Page No.
Date:

اور وطن سے سفر کا امکان ہے اسکو اصل وطن کے قائم مقام کر دیا
گیا کر دوسرے کے لئے حاجت صحیح ہو جائے

امام زفرؒ = سب سے آخری وطن سے عدت کی ابتداء ہوگی
دلیل = کیونکہ وطن ہی سبب کو واجب کرنے والا ہے

⑦ ☆ واذا طلق الرجل امرأته طلاقا بائنا ---- الخ

شیخین = جب مرد نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دی پھر عدت ہی میں نکاح کر لیا
پھر دخول سے پہلے طلاق دے دیا تو اس پر مہر کامل ہے اور اس عورت
پر اسرع نوع عدت لازم ہوگی

دلیل = کیونکہ وہ بیوی شوہر کے ہاتھ میں مقبوض ہے وطی اولی کے
ذریعے حقیقی طور پر اور اسکا اثر بھی باقی رہے گا اور وہ اثر
عدت ہے پھر جب اس نے نکاح کیا تو وہ قبضہ مستحق قبضہ سے
اس نکاح میں دوبارہ لوٹ آئے گا جیسے غاصب کا
مسئلہ غاصب اپنے مغصوب شئی کو اپنے ہاتھ میں خرید
رہا ہے پہلے بھی غاصب تھا اب بھی غاصب ہے

امام محمدؒ = اس شوہر پر نصف مہر ہے اور عورت پر پہلی عدت
کو پورا کرنا ہے۔

دلائل = کیونکہ یہ طلاق چھونے سے پہلے ہے۔
جو عدت طلاق اول سے واجب ہوئی تھی وہ دوسرا نکاح میں
ظاہر نہیں تو جب طلاق ثانی مرتفع ہو گیا تو اسکا حکم بھی ظاہر
ہو جائے گا جیسے ام ولد کو خرید کر آزاد کر دیا

امام زفرؒ = اس عورت پر اصلا کوئی عدت نہیں ہوگی۔
دلیل = کیونکہ عدت اولیٰ ساقط ہو گیا تھا نکاح ثانی سے تو وہ

اب نہیں لوٹے گا اور رہا عدت ثانی پہ تو واجب ہی نہیں ہوا ہے

⑧☆ واذا طلق الذمی الذمیۃ فلا عدۃ علیہا ..... الخ

امام اعظم = جب ذمی نے ذمیہ کو طلاق دی تو ذمیہ پر کوئی عدت نہیں ہے

دلیل = جو ذمیوں کا اپنی محارم کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں ہے اور ہم اس کو کتاب النکاح میں بیان کر چکے ہیں۔ حربی کو بشہر سے لاحق کیا ہے انکے پانی کا کوئی احترام نہیں

صاحبین = دونوں پر عدت لازم ہے۔

دلیل = قال اللہ "لا جناح علیکم ان تنکحوھن"

نوٹ = اس مسئلہ میں امام اعظم کا اس صورت میں اختلاف ہوگا جب کہ ان کا اعتقاد یہ ہو کہ اس پر کوئی عدت نہیں

(فصل - الحداد)

① سوگ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب = سوگ کا لغوی معنی سوگ کے ایام گزارنا -

الحداد - (ن) (افعال)

سوگ کا اصطلاحی معنی = الامتناع المرأة من الزينة وما في معناها مدة مخصوصة في احوال مخصوصة وكذالك امتناع من بيتوته

سوال - 2 - سوگ کے ثبوت پر قرآن وحدیث سے دلائل بیان کریں

جواب - قال الله تعالىٰ "ولا تخرجوهن ...... الخ"

~~حدیث~~ قال رسول الله " لا يحل لامراة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تحد على ميت فوق ثلاثة ايام الا على زوجها اربعة اشهر وعشر

سوال- 3 سوگ کرنے کا حکم بیان کریں؟

جواب - ① تمام علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس عورت کا نکاح صحیح میں شوہر کا انتقال ہو گیا ہو تو اس عورت کو مخصوص دنوں تک سوگ کرنا لازم ہے -

② نکاح فاسد میں عورت کا سوگ منانا ضروری نہیں ہے

③ قریبی کا انتقال ہو گیا ہو تو اس پر صرف تین دن تک سوگ منانا جائز ہے مطلقاً

④ مفقود شوہر ہو تو عورت پہلے قاضی کے پاس جائے گی پھر جب قاضی حکم دے گا کہ اب تم سوگ کرلو یہ سمجھ کر کہ شوہر مر گیا۔

سوال -3- سوگ کی مدت بیان کریں

جواب - سوگ کی مدت = ① متوفی عنہا کی سوگ کی عدت بعد وفات شوہر سے ابتداء ہوگی ② مفقود شوہر کی وفات کا حکم لگانا قاضی

Page No.
Date:

7

کا اس فیصلے سے شروع ہوگی

سوال - 4 - سوگ کی مشروعیت کی حکمت کیا ہیں

جواب - ① نکاح سے جو رشتہ قائم ہوا تھا اچانک سے ختم کرنا صحیح نہیں ہوتا اس لئے نکاح عظمت کو باقی رکھنے کے لئے ② نکاح کے نعمت کے زوال پر اظہار افسوس کرنے اور اخروی کاموں کے زوال کے لئے ③ دوسرے لوگ اس ع کی طرف اپنے نکاح کا شوق ظاہر نہ کرے موت عورت میں

سوال - 5 - سوگ منانے میں عورت کے لئے کون چیزوں کی ممانعت ہے -

جواب - ① زینت سے بچیگی خواہ بدن کی ہو یا لباس کی ② زیورات نہیں پہنے گی ③ دوسروں کے گھر میں رات گزارنے سے بچیگی ④ پیغام نکاح بھیجنے سے بچیگی -

سوال - 6 - سوگ کرنے والی کے لئے کیا کیا چیزیں مباح ہیں -

جواب - اشیاء ممانعت کے علاوہ چیزیں مباح ہیں دن میں ضرورتاً گھر سے باہر جا سکتی ہے -

سوال - 7 - سوگ کرنے والی کے لئے رہائش و نفقہ کا انتظام بیان کریں؟

جواب - جس گھر میں خبر ملی اس گھر میں عدت گزارے گی یا کرایا کا گھر ہو اور کرایا بھی وہی دیگی عند الاحناف - رہنے کی حد تک ترکہ سے کرایا دیا جائیگا عند الشافعی -

سوال - 8 - سوگ نہ منانے کا کیا حکم ہے -

جواب - اگر معلوم نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ورنہ گناہگار ہوگی اور دنیوی حکم یہ ہوگا کہ قاضی پاس جاکر تعزیر کرائے گا -

قاعدہ فقہیہ ہے " الغالب کالواقع "

Page No.
Date:

(المسائل)

مسئلہ = جب عورت بالغہ ہو اور مسلمان ہو پھر طلاق بائنہ ملی ہو یا مغلظ یا شوہر انتقال ہو گیا ہو تو اس پر سوگ منانا واجب ہے اور قریبی دار کے لئے تین دن تک سوگ ہے۔

مسئلہ = سوگ کرنے والی عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ خوشبو، زینت، سرمہ لگانا اور تیل لگانا خواہ خوشبو والی ہو یا نہ ہو ان سب کو چھوڑ دے ہاں اگر کوئی عذر پیش آئے تو تیل لگانے میں یا ریشم کا کپڑا پہنے میں کوئی حرج نہیں اور جامع صغیر میں "الا من وجع" کہا یعنی درد ہونے پر بھی تیل لگا سکتی ہے۔

مسئلہ = سوگ والی عورت مہندی کا خضاب نہیں لگائے گی اور نا ہی ایسے کپڑے پہنے گی جو کسی رنگ یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔

مسئلہ = کافرہ عورت اور چھوٹی بچی پر سوگ نہیں ہے البتہ ام ولد پر سوگ ہے اور صاحب قدوری فرماتے ہیں ام ولد پر بھی سوگ نہیں ہے اور نا ہی نکاح فاسد کی عدت میں سوگ ہے۔

مسئلہ = عدت گزارنے والی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجنا مناسب نہیں ہے اور اشارۃً نکاح کا عرض کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ = مطلقہ رجعیہ اور بائنہ کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ دن اور رات میں نکلے اور متوفی عنہا زوجہا کے لئے جائز ہے کہ دن میں اور رات کے بعض حصے میں نکلے البتہ رات غیر کے گھر پر نہیں گزار سکتی

مسئلہ = عدت گزارنے والی عورت اس گھر میں عدت گزارے گی جس گھر میں فرقت یا موت کے وقوع سے پہلے سکونت پذیر تھی اور اگر اس کو میت کے گھر کا ادھا حصہ ملا مگر اسے اتنا کافی نہیں ہو پا رہا ہے تو وہ دوسرے گھر میں منتقل ہو سکتی ہے

(9)

Page No.
Date:

مسئلہ = پھر اگر فرقت ہوگئی طلاق بائن یا مغلظہ کے ذریعے تو شوہر اور بیوی کے درمیان پردہ ضروری ہے پھر اگر وہ دونوں اپنے درمیان ایک عورت کو حائل بنادے تاکہ خلوت پر قادر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ مستحسن ہے اور اگر دونوں کے درمیان گھر تنگ ہو جائے تو بیوی نکل جائے کیوں کہ نکلنا زیادہ بہتر ہے۔

مسئلہ - جب بیوی شوہر کے ساتھ مکہ گئی پھر شوہر نے طلاق دے دیا یا وہ شوہر مر گیا ایسی جگہ جو تین دن سے کم ہو تو عورت واپس لوٹ آئے گی اور اگر زائد ہو تو اختیار ہے چاہے لوٹ آئے یا وہیں عدت مکمل کرے خواہ اس کے ساتھ ولی ہو یا نہ ہو

مسئلہ = امام محمد جامع صغیر میں فرماتے ہیں کہ شوہر نے طلاق دی یا شوہر مر گیا شہر میں تو عورت اس شہر سے نہیں نکلے گی یہاں تک کہ عدت مکمل کرلے پھر ~~اپنے~~ محرم کے ساتھ نکل سکتی ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہیں اگر اسکے ساتھ محرم ہے تو عدت کے دنوں میں بھی اس شہر سے نکل سکتی ہے۔

کتاب الاحداد — اختلاف نمبر 9

اب نہیں لوٹے گا اور رہا عدت ثانی پہ تو واجب ہی نہیں ہوا ہے

⑧ ☆ واذا طلق الذمی الذمیۃ فلا عدۃ علیہا ---- الخ

امام اعظم = جب ذمی نے ذمیہ کو طلاق دی تو ذمیہ پر کوئی عدت نہیں ہے

دلیل = جو ذمیوں کا اپنی محارم کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں ہے اور ہم اس کو کتاب النکاح میں بیان کر چکے ہیں۔ حربی کو بھی اس سے لاحق کیا ہے انکے پانی کا کوئی احترام نہیں

صاحبین = دونوں پر عدت لازم ہے۔

دلیل = قال اللہ "لا جناح علیکم ان تنکحوھن"

نوٹ = اس مسئلہ میں امام اعظم کا اس صورت میں اختلاف ہوگا جب کہ ان کا اعتقاد یہ ہو کہ اس پر کوئی عدت نہیں

⑨ ☆ الا ان یکون طلقھا او مات عنھا زوجھا ------ الخ

امام اعظم = مرد کے ساتھ بیوی مکہ وغیرہ میں گئی پھر اس نے طلاق دے دی یا وہ مر گیا تو عورت اسی شہر میں عدت مکمل کرے پھر محرم کے ساتھ واپس آسکتی ہے۔

دلیل = بغیر محرم سفر کرنے سے عدت میں نکلنا بدرجہ اولیٰ حرام ہوگا

صاحبین = عورت کے ساتھ کوئی محرم موجود ہو تو عدت مکمل کئے بغیر بھی واپس آسکتی ہے۔

دلیل = خالی نکلنا مسافت کی تکلیف اور تنہائی کی وحشت دور کرنے کے واسطے مباح ہے اور یہ عذر ہے البتہ سفر کرنا حرام تھا تو وہ محرم کے ساتھ ہونے کی وجہ سے دور ہو گیا۔

(۱۵)

باب ثبوت النسب

سوال- ماذا الثبوت (ثبوت کیا ہے)؟

جواب- الثبوت (ن) یقال اذا استقر الشئ "فھو ثبت" وقد یطلق علی معنی "الصحۃ" یقال اذا صح "ثبت الامر" واذا اقام بہ ورثبت فی المکان"

سوال- ماذا النسب؟ (نسب کیا ہے)؟

جواب لہ لغۃ:- الربط یقال "نسبتہ الی ابیہ نسبا"
اصطلاحاً:- القرابۃ الشئ تحصل فی الولادۃ القریبۃ او البعیدۃ بالمشترک الوردین او الاکثر-
نسب ایک قرابت ہے جو ولایت قریبہ یا بعیدہ میں دو یا چند انسانوں کے مشترکہ طور پر متصل ہونے سے حاصل ہوتی ہے-

سوال- نسب سے کیا احکام متعلق ہوتے ہیں؟

جواب (۱) اقرار کا حکم متعلق ہوتا ہے (۲) حقوق نسب

سوال- نسب کے اسباب کیا ہے؟

جواب (۱) نکاح (۲) استیلاد (یعنی ام ولد بنانے کے ذریعے)

سوال- نسب کے ثبوت پر کیا دلائل ہیں؟

جواب- (۱) الفراش (۲) البینۃ (۳) الاقرار (۴) دعوی الحسبۃ (۵) قضاء قاضی (۶) القرعۃ (۷) السماع (فیھما الاختلاف)

سوال- نسب پر کیا آثار مرتب ہوتے ہیں؟

جواب- (۱) نفقہ (۲) سقوط القصاص (۳) ثبوت ولایت

سوال- ہدایۃ میں نسب سے متعلق مجموعی مباحث کیا ہیں؟

جواب- چار طرح کی عورتوں کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے

11

نسب

(1) معتدۃ الطلاق (2) معتدۃ الوفاۃ (3) منکوحہ (4) مملوکہ

(1)
معتدۃ الطلاق

رجعیہ کبیرہ — رجعیہ صغیرہ — بائنہ کبیرہ — بائنہ صغیرہ
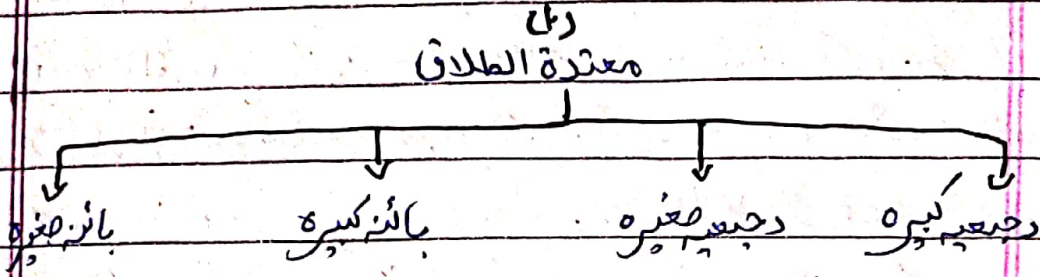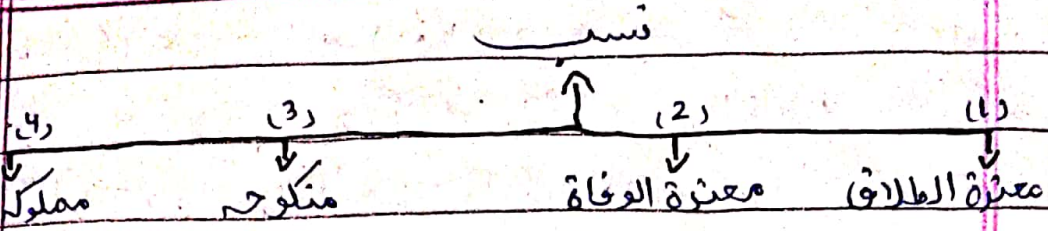
(2) معتدہ الوفات
- معتدہ جب انقضاء عدت کی معترف ہو
- معتدہ کے ولد کے نسب کے ثبوت کی شرط
- معتدہ للوفات کیلئے کیا ضروری ہے

(3) منکوحہ میں
- نکاح فاسد
- فاسد کے مسائل
- پھر اس کے ضمن مدت حمل بیان کیا

(4) ~~منکوحہ~~ مملوکہ میں چند مسائل بیان کیا :-

سوال۔ (8) نسب کے متعلق فقہی قاعدہ کیا ہے؟
جواب۔ الحادث یضاف الی اقرب اوقاته

(المسائل)

مسئلہ۔ اگر کسی مرد نے کہا اگر میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا تو وہ طلاق والی ہے پھر اس نے نکاح کرلیا پھر اس

Page No.
Date:

عورت کا بچہ پیدا ہوا نکاح کے دن سے چھ ماہ میں تو وہ مرد اس بچے کا باپ ہوگا اور اس پر مہر لازم ہو جائے گی

مسئلہ = اگر کوئی عورت کا بچہ پیدا ہوا طلاق کے وقت سے چھ ماہ سے کم میں تو اس کا بچہ کا نسب

مسئلہ - اگر مطلقہ رجعیہ کا بچہ پیدا ہو دو سال یا اس سے زیادہ میں اور وہ اقرار بھی نہیں کر رہی ہے کہ اسکی عدت پوری ہوگئی تھی تو اس بچہ کا نسب اسی مرد سے ثابت ہوگا یا پھر مطلقہ رجعیہ عدت گزرہ جانے کی وجہ سے بائنہ ہوگئی ہو پھر دو سال سے کم میں بچہ جنی تو اسکا نسب شوہر سے ہی ثابت ہوگا اور اگر اس عورت نے دو سال سے زائد میں بچہ جنا تو رجعت ہو جائے گی

مسئلہ = اور وہ عورت جس کو طلاق بائن دی گئی ہو اس کے بچہ کا نسب شوہر سے ثابت ہو جائے گا جبکہ اس نے اس کو دو سال سے کم میں جنا ہو اور اگر اس عورت نے وقت کے وقت سے پورے دو سال پر بچہ جنا تو نسب ثابت نہیں ہوگا ہاں اگر خود شوہر مدعی ہو تو نسب ثابت کر دینگے

مسئلہ = اگر مطلقہ بائنہ ایسی صغیرہ ہے جس سے جماع کیا جا سکے ہو وہ مطلقہ طلاق کے وقت سے نو ماہ پر بچہ جنے تو مرد نے کے ذمہ اس کا نسب لازم نہ ہوگا ہاں اگر نو ماہ سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو اس مرد سے نسب ثابت ہو جائیگا

امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک اور امام یوسف کے نزدیک دو سال تک اس سے نسب ثابت ہو سکتا ہے

مسئلہ = متوفی عنہا زوجہا کے بچہ کا نسب وفات کے وقت سے دو برس کے اندر ثابت ہوگا۔

مسئلہ = جب معتدہ نے اپنی عدت گزرنے کا اقرار کیا پھر اس نے اقرار کے وقت سے چھ ماہ سے کم میں بچہ جنا تو اس بچہ کا نسب ثابت ہوجائے گا اور اگر اس نے چھ ماہ میں بچہ جنا تو نسب ثابت نہیں ہوگا

مسئلہ = جب معتدہ نے بچہ جنا پھر دو مردوں نے یا ایک مرد دو عورتوں نے گواہی دی یا حمل ظاہر تھا یا زوج نے خود اعتراف کر لیا ان سب صورتوں میں نسب ثابت ہوجائیگا اخیر کی دونوں صورتوں میں بغیر شہادت کے نسب ثابت ہوجائیگا امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک ان تمام صورتوں میں دائیہ عورت کی شہادت سے ہی نسب ثابت ہوگا۔

مسئلہ = اگر عورت معتدہ عن الوفات ہے اور ورثہ ولادت کے سلسلے میں اسکی تصدیق کر رہے ہیں بغیر کسی کہ شہادت کے ولادت کے بارے میں تو وہ بچہ اس مردے شوہر کا بیٹا ہوجائیگا۔

مسئلہ = جب مرد نے عورت سے نکاح کیا پھر وہ عورت ایک بچہ لے کر آئی جس دن نکاح ہوا تھا اس دن سے لے کر چھ ماہ سے کم کی مدت میں تو نسب ثابت نہ ہوگا اور اگر چھ ماہ سے زائد میں لے کر آئی اور شوہر نے اعتراف بھی کر لیا یا خاموش رہا تو نسب ثابت ہوجائے گا۔

مسئلہ = اگر شوہر نے ولادت کا انکار کر دیا تو دائیہ عورت کی گواہی سے نسب ثابت ہوجائے گا اگر شوہر نے دائیہ کا بھی انکار کر دیا تو لعان لیا جائے گا یعنی قسم دلایا جائے گا۔

مسئلہ = اگر عورت نے بچہ جنا پھر زوجین میں اختلاف ہو گیا یعنی
شوہر نے کہا مجھسے نکاح کیے مجھے چار ماہ ہوئے ہیں اور عورت کہہ
رہی ہے کہ چھ ماہ ہو چکے ہیں تو عورت کے قول کا اعتبار ہوگا
اور وہ بچہ اس شوہر کا بیٹا ہو جائیگا

مسئلہ = اگر مرد نے اپنی عورت سے کہا جب تو بچہ جنے گی تو تو طلاق
والی ہے پھر کسی عورت نے ولادت پر گواہی دی تو طلاق
واقع نہ ہوگی امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک
طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر زوج نے بغیر شہادت
کے حمل کا اقرار کر لیا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور شیخین
اب بھی شہادت کی شرط لگاتے ہیں -

نوٹ = حمل کی اکثر مدت دو سال ہے
حمل کی اقل مدت چھ ماہ ہے

مسئلہ = کسی نے دوسرے کی باندی سے نکاح کیا پھر اسکو طلاق دے دیا پھر اس نے اسکو
اسکے مالک سے خرید لیا تو وہ باندی چھ ماہ سے کم میں ایک بچہ لے کر آئی
جب سے اس نے خریدہ تھا تب سے چھ ماہ سے کم میں لائی تو
نسب اسکو لازم ہے ورنہ لازم نہیں ہوگا

جس نے اپنی باندی سے کہا کہ اگر تیرے پیٹ میں بچہ ہو تو وہ
میرے نطفہ سے ہے پھر بچہ پیدا ہوگیا تو ایک عورت نے گواہی
دی تو یہ باندی اسکی ام ولد ہو جائے گی

جس نے ایک لڑکے کو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے پھر مر گیا پھر اس لڑکے
کی ماں آئی اور کہی کہ میں اسکی بیوی ہوں تو وہ عورت
اسکی بیوی ہو جائے گی اور وہ لڑکا اسکا بیٹا ہو جائے گا

ان دونوں کو اسکے وراثت سے حصہ ملیگا اور اگر یہ معلوم نہیں
کہ یہ عورت آزاد ہے پس ورثہ نے کہا کہ تو ام ولد ہے تو اس کے
لئے میراث نہیں ہوگی

الاختلاف

(باب ثبوت النسب)

(1) ★ فان كانت المبتوتة صغيرة يجامع ۔۔۔ الخ

طرفین = اگر مطلقہ بائنہ ایسی صغیرہ ہے جس سے جماع کیا جا سکے پھر وہ مطلقہ طلاق کے وقت سے نو ماہ پر بچہ جنے تو مرد کے ذمے اس بچہ کا نسب لازم نہیں کیا جائیگا ہاں اگر نو ماہ سے پہلے بچہ جنے تو اب مرد کے شوہر سے نسب ثابت ہو جائیگا

دلائل = اس عورت کی عدت گزر جانے کا ایک وقت معین ہے اور وہ عدت کے مہینے ہیں تو ان کے گزر جانے پر عدت گزر جانے کا حکم شریعت نے دے دیا ہے اور یہ اس عورت کے اقرار کرنے سے بڑھ کر ہے کیونکہ حکم شرع خلاف کا احتمال نہیں رکھتا اور رہا اقرار اس کا احتمال رکھتا ہے

امام یوسف = دو سال کے اندر اگر لائی تب بھی نسب اس مرد کے شوہر سے ثابت ہوگا ورنہ نہیں ۔

دلیل = اس معتدہ میں احتمال ہے کہ حاملہ ہو [illegible] اور اس نے عدت گزر جانے کا اقرار نہیں کیا ہے بس بالغہ عورت کے مشابہ ہوگی

نوٹ = طلاق رجعیہ کی صورت میں امام طرفین کا یہی موقف بھی ہے اور دلیل بھی الذی امام ابو یوسف کا موقف ہے کہ ستائیس ماہ تک میں نسب ثابت ہو جائیگا ماقبل مسئلہ میں 24 ماہ تک نسب ثابت ہوگا جبکہ وہ صغیرہ بائنہ یا مغلظہ میں ہو ۔ 27 ماہ کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے شوہر نے آخری وقت میں جماع کیا ہو کیونکہ جماع ممکن ہے 24 اکثر مدت اور تین عدت کی ستائیس ماہ

② ☆ یثبت نسب ولد المتوفی عنها ...... الخ

احناف = متوفی عنہا زوجہا کے بچے کا نسب وفات کے وقت سے دو برس کے اندر ثابت ہوگا۔

دلیل = کیوں کہ اکثر مدت دو سال ہے۔

امام زفرؒ = اگر عدت وفات یعنی چار ماہ دس دن کے گزرنے کے بعد چھ ماہ میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں ہوگا

دلیل = کیوں کہ شریعت نے مہینوں کے ساتھ اس کی عدت گزر جانے کا حکم دے دیا کیوں کہ مہینوں اس کی عدت کی راہ متعین ہے تو ایسا ہوگیا کہ اس نے عدت گزرنے کا اقرار کرلیا جیسا ماقبل مسئلہ میں گزر گیا۔

③ ☆ واذا ولدت المعتدة ولدًا ...... الخ

امام اعظمؒ = جب کسی معتدہ نے بچہ جنا ہو اور اس کے پیدا ہونے کی گواہی دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں نے دیا ہو اور حمل بھی ظاہر ہو یا شوہر نے خود اقرار کرلیا ان سب صورتوں میں نسب ثابت ہوجائے گا۔ اقرار زوج میں گواہی کی ضرورت نہیں ہوگی۔

دلیل = عورت کے وضع حمل کا اقرار کرنے کی وجہ سے عدت گزر گئی اور گزری ہوئی چیز حجت نہیں ہوتی تو نئے سرے سے نسب ثابت کرنے کی ضرورت پڑی پس اس میں گواہ کا ہونا شرط ہے برخلاف بعد کی دو صورتوں میں کیوں بچہ کا نسب پیدا ہونے سے پہلے ہی ثابت ہے اور تعیین ایک عورت دائیہ کی گواہی سے ہوجائے گی

صاحبین = تمام عورتوں میں ایک واحد عورت کی گواہی سے ثابت ہوگا
دلیل = عدت موجود ہونے کی وجہ سے عورت اپنے شوہر کی فراش ہے
اور فراش ہونا نسب کو ثابت کرنے والا ہے اور حاجت
(حیض) ولادت کی ہے تو یہ بات ایک عورت کی گواہی سے متعین
ہو جائیگا

④ ★ وان قال لامرأته اذا ولدت ولدا --- الخ

امام اعظم = جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا جب تو بچہ جنے تو تو طالقہ
ہے پھر ایک عورت نے بچہ جننے پر گواہی دی تو طلاق واقع نہ ہوگی
دلیل = عورت نے حانث ہونے کا دعوی کیا ہیں حنث ثابت ہوگا
حجت تامہ سے اور یہ اس وجہ سے کہ ولادت کے بارے
میں عورتوں کی شہادت جائز ہونا ضرورتا ہے تو طلاق
کے بارے میں اسکا اثر ظاہر نہ ہوگا کیوں کہ طلاق ولادت
سے جدا بھی ہوتی ہے -

صاحبین = طلاق واقع ہوگی
دلیل = کیوں کہ اس باب میں ایک عورت کی شہادت حجت ہے
اسلئے رسول اللہ نے فرمایا - ایسے امر میں عورتوں کی
گواہی جائز ہے جس میں مردوں کو نظر کرنے کی قدرت
نہیں اور اس لئے کہ جب ایک عورت کی شہادت ولادت
ثابت کرنے میں مقبول ہے تو جو چیز ولادت پر مبنی ہے
اس میں بھی مقبول کی جائے گی اور وہ طلاق ہے

(باب حضانۃ الولد و من احق بہ)

سوال- لفظ حضانۃ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب- لغتاً => بچے کو سینہ سے لگانا یا اس کی پرورش کرنا

یقال حضنت طائر بیضہ او حضنت المراۃ صبیہا

اصطلاحاً => حفظ من لا یستقل بامورہ او بافعالہ و تربیتہ بما یصلحہ

سوال- ماذا حکم الحضانۃ؟

جواب- شرعًا واجب بالاجماع، قد یجب کفایۃ و قد یجب عینا اذا کان الحاضن واحدا

سوال- بچے کی تربیت کے کون مستحق ہے ترتیب وار بیان کریں؟

جواب- جو بھی مرد و عورت اس بچہ کے قریب رشتہ کے ہو تو الاقدم فالاقدم کی رعایت کرتے ہوئے سب مستحق حضانۃ ہے مگر عورت مقدم ہے۔

اولاً والدین مستحق ہے لیکن اگر جدائی واقع ہو گئی ہو تو ماں پھر نانی پھر دادی عند الاحناف

ماں پھر بہن عند الشافعی

Scanned by CamScanner

Page No.
Date:

سوال۔ مستحق حضانت کی شرائط کیا ہیں؟
جواب ۔ شرائط کی تین صورتیں ہیں ۔
(۱) جو مرد و عورت میں مشترک ہے
(۲) جو عورت کے ساتھ خاص ہے
(۳) جو مرد کے ساتھ خاص ہے
پہلی صورت = جو دونوں میں مشترک ہے ۔
(۱) مسلمان (۲) عقل (۳) بلوغ
(۴) دینی معاملے میں امانت دار ہونا (۵) پرورش پر قادر ہو
(۶) حاضن میں مرض متعدی نہ ہو۔ جیسے ۔ جذام برص وغیرہ
(۷) رشد کا ہونا ہوشیار ہونا (عند الشافعی)
(۸) محفوظ جگہ میں پرورش کرنا (۹) حاضن انتقال مکانی کا سفر نہ کرے ۔
دوسری صورت = جو عورتوں کے ساتھ خاص ہے ۔
(۱) حاضنہ اجنبی سے شادی نہ کرے ورنہ حق حضانت ہوگا
(۲) ذو رحم محرم ہو (۳) بچے کو لیکر ایسی جگہ نہ جائے جہاں بچے کے دشمن ہوں (۴) حاضنہ مستقل دودھ پلائے (عند الشافعی)

(المسائل)

مسئلہ = جب زوجین کے درمیان جدائی ہوجائے تو بچے کی پرورش اسکی ماں کرے گی اور اسکی پرورش کا نفقہ اسکا باپ دیگا ماں سے نفقہ نہیں لیا جائیگا اور نہ مجبور کیا جائے گا
مسئلہ = اگر ماں نہ ہو تو بچے کی پرورش نانی کرے گی اور نانی اگر وہ نہ ہو تو

کی ماں پھر اگر پر نانی بھی نہ ہو تو اسکی پرورش اسکی دادی کرے گی پھر اگر دادی بھی نہ ہو تو پر دادی کرے گی پس اگر پر دادی بھی نہ ہو تو اسکی حقیقی بہن کرے گی وہ بھی نہ ہو تو الّاتی بہن کرے گی وہ بھی نہ ہو تو اخیافی بہن کرے گی بہنیں بھی نہ ہو تو حقیقی خالہ کرے گی وہ بھی نہ ہو تو الّاتی خالہ کرے گی وہ بھی نہ ہو تو اخیافی خالہ کرے گی پس اگر خالائیں بھی نہ ہو تو حقیقی پھوپھی کرے گی وہ بھی نہ ہو تو الّاتی پھوپھی کرے گی وہ بھی نہ ہو تو اخیافی پھوپھی کرے گی

مسئلہ = ان میں سے اگر کسی عورت نے کسی دوسرے مرد سے نکاح کیا تو حق پرورش ساقط ہو جائے گا البتہ نانی نے بچہ کے دادا سے یا دادی نے بچہ کے نانا سے نکاح کیا تو نانی اور یا دادی سے حق پرورش ساقط نہ ہوگا پھر اگر ان عورتوں کا نکاح ختم ہو جائے اجنبی مردوں سے تو حق پرورش واپس لوٹ آئے گی -

مسئلہ = پس اگر بچوں کی پرورش کرنے والی ماقبل مذکورہ عورتوں میں (یعنی اس کے گذشتہ سے کوئی بھی نہ ہو) اور بچہ کی پرورش کرنے میں مردوں نے جھگڑا کیا تو ان مردوں میں سب سے زیادہ مستحق وہ مرد ہوگا جو عصبہ ہونے میں سب سے زیادہ قریب ہو

مسئلہ = ماں اور نانی لڑکے کی پرورش کی زیادہ حقدار ہے جب تک بچہ اکیلا کھانا کھانا یا نہانا دھونا یا پانی وغیرہ پینا یا کپڑا وغیرہ پہننا شروع نہ کر دے غالبًا سات برس تک ماں یا نانی پرورش کرے گی

مسئلہ = ماں اور نانی لڑکی کی پرورش کی زیادہ حق دار ہے اس وقت تک جب تک اسے حیض نہ آجائے اور ماں اور نانی کے علاوہ باقی عورتیں صغیرہ لڑکی کی پرورش میں اس حد تک حقدار ہیں کہ لڑکی مردوں کی خواہش کے قابل ہو جائے

مسئلہ = باندی کو جب اس کے مولا نے آزاد کر دیا اور ام ولد جب آزاد کر دی گئی تو بچے کے حق میں آزاد عورتوں کی طرح ہے اور آزاد ہونے سے پہلے باندی اور ام ولد کا بچہ کی پرورش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے

مسئلہ = ذمیہ عورت اپنے مسلمان بچہ کی زیادہ حق دار ہے جب تک بچہ دین مذہب وغیرہ کو نہ پہچان لے یا یہ خوف نہ ہو کہ وہ کفر سے مانوس ہو جائے گا اور بچہ غلام اور باندی کو کوئی اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ = اگر مطلقہ عورت چاہے کہ اس بچہ کو شہر سے باہر لے جائے تو اس کو اختیار نہیں البتہ اسکو اپنا وطن میں لے جا سکتی ہے جبکہ شوہر نے اس عورت سے اسی مقام میں نکاح کیا ہو

الاختلاف

باب الحضانة الولد

① ☆ ولا خیار للغلام والجاریة

احناف = اگر کسی مسلمان مرد نے کسی ذمیہ کتابیہ عورت سے نکاح کیا پھر اس سے بچہ پیدا ہوا تو یہ بچہ خیر الابوین کے اعتبار سے مسلمان ہوگا باپ کے تابع ہو کر البتہ حق پرورش ذمیہ عورت کو ہوگی جب تک بچہ میں دین کی سمجھ نہ ہو اور بچہ کے کفر سے مانوس ہونے کا ڈر نہ ہو ورنہ ذمیہ عورت سے لیکر بچہ کو مسلمان باپ کو دے دیا جائے گا جب وہ سمجھ رکھے دین کی اور کفر پر مانوس ہونے کا امکان ہو تو۔

اصل اختلافی = اب سمجھدار ہونے کے بعد بچہ یا بچی کو خود اختیار نہیں ہوگا کہ وہ باپ کو اختیار کرے یا ماں کو

دلیل = بچہ کم عقلی کی وجہ سے اس کو اختیار کرے گا جس کے پاس اسے راحت ملیگی - صحابہ کرام نے بچوں کو مختار نہیں کیا ہے

شافعی = ان دونوں کو اختیار ہوگا۔

دلیل = قولہ علیہ السلام - آپ نے بچہ کو اختیار دیا تھا

رد شافعی = اور رہی حدیث تو ہم کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا تھا اے اللہ اس کی ہدایت فرما دے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بچہ کو اپنی پسند میں ٹھیک توفیق مل گئی یا یہ حدیث کو بلوغت پر محمول کیا جائیگا۔

(المسائل)

(باب النفقۃ)

سوال - نفقہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں؟

جواب - نفقہ کے لغوی معنی لغت میں خرچ کرکے ختم کر دینا کسی چیز کو "نفقۃ الدابۃ نفقا" - اس کی نفاق جیسے رقبۃ کی جمع رقاب
اصطلاحی - مال کی اس متعین مقدار کو نفقۃ کہتے ہیں کہ جو بغیر اسراف کے جس سے ایک آدمی کی عادۃ خرچ چل جائے - "ما بہ قوام معتاد حال الآدمی دون سرف"

سوال - نفقۃ کے واجب ہونے کے اسباب بیان کریں؟

جواب - نفقہ کے وجوب ہونے کی تین شرطیں ہیں (۱) نکاح (۲) قرابت (۳) ملک

سوال - نفقہ کے احکام؟

جواب - الگ الگ اسباب کے طریقے سے احکام بہت مختلف ہوتے ہیں انشاء اللہ مسائل کے انداز میں بعد میں بیان کیا جائے گا -

سوال - نفقۃ کے ثبوت کے دلائل بیان کریں؟

جواب - کتاب اللہ میں نفقہ کے ثبوت پر تین دلائل ہیں - (۱) سورۃ طلاق کی آیت نمبر 7 پہلی دلیل - (2) سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 233 اس کی دوسری دلیل - (3) سورۃ طلاق کی آیت نمبر 5/6 اس کی تیسری دلیل -

حدیث سے ثبوت - خطبہ حجۃ الوداع کا وہ ٹکڑا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں مردوں کو خبردار کیا تھا -

سوال - نفقۃ کی انواع کو بیان کریں؟

جواب - (۱) علاج معالجہ (۲) جیبی خرچ (۳) خادم کی اجرت (۴) استعمال و زینت کے اشیاء وغیرہ

Page No.
Date:

سوال۔ بچوں کے نفقہ واجب ہونے کی شرطیں بیان کریں؟
جواب۔ تین شرطیں ہیں (۱) اولاد ابھی تک محتاج ہو (2) وہ خود خوشحال ہو اور اپنے خرچ سے پیسے بچ جاتا ہو تو اب بالغ کو ایسا جس شخص کا پیسہ نہ بچ جاتا ہو تو وہ نہ دے۔ (3) اتحاد دین میں اگر مرتد ہو تو وہ خرچہ نہیں دیگا۔

سوال۔ ہدایہ کے مجموعی مباحث بیان کریں۔
جواب (۱) فصل اول زوجیت کے بیان میں (۲) کے بیان میں (3) معتدہ کے بیان میں (۴) قرابت کے بیان میں (۵) اصول کے نفقہ کے بیان میں (۶) ملک کے بیان میں (۷)

سوال فصل اول میں سات بحثیں ہیں۔ (۱) حکم نفقہ (2) مقدار نفقہ (3) نفقہ عورتوں کے بیان میں ورکی اور دس میں (4) خادم کا نفقہ (5) تنگدستی کی وجہ سے نفقہ میں اختلاف (6) نفقہ کے ہدایہ ہونے پر اس پر متفرع ہونے والے مسائل (7) زوجین میں سے کوئی مملوک ہو تو اس کے مسائل (8)

ایسی دس عورتیں جنہیں نفقہ نہیں ملیگا۔ اس میں کچھ نہ کچھ نافرمانی ہے۔
(۱) ناشزہ (2) ایسی صغیرہ جس سے نفع حاصل نہیں کر سکتا (3) محبوسہ (4) مغصوبہ (5) ایسی عورت جو شوہر کے علاوہ دوسرے محرم کے ساتھ حج کرے (6) المریضہ قبل الزفاف (7) ایسی باندی جو ساتھ میں رات نہ گزارے (8) مشوہا عنہا زوجہا (9) مرتدہ (10) المقبلۃ ابن زوج

Page No.
Date:

مسئلہ = مرد پر اپنی زوجہ کے لئے نفقہ دینا واجب ہے خواہ وہ بیوی مسلمان ہو یا کافرہ بشرطیکہ اس نے اپنے آپ کو شوہر کے گھر میں کی طرف سپرد کر دیا ہو

فائدہ - نفقہ سے مراد رزق دینا، پہننا اوڑھنا اور رہائش وغیرہ

مسئلہ = نفقہ دینے میں دونوں کی حالت کا اعتبار ہوگا یعنی دونوں کی حالت میں خوشحالی کا نفقہ یا تنگدستی کی حالت میں تنگدستی کا نفقہ اگر عورت تنگدست ہو اور مرد خوشحال ہو تو درمیانہ نفقہ ہوگا

مسئلہ = اگر عورت نے خود کو سپرد کرنے سے رکے رہی اس وقت تک کہ جب تک شوہر مہر عطا نہ کر دے تب تک اس کے لئے نفقہ ہے

مسئلہ = اگر بیوی نافرمان ہو تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہوگا جب تک وہ شوہر کے گھر لوٹ نہ آئے

مسئلہ = اگر بیوی ایسی صغیرہ ہے جس سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہوگا

مسئلہ = شوہر ایسا صغیر ہے جو وطی پر قادر نہ ہو مگر بیوی بڑی ہو تو اس کے شوہر کے مال سے اس کے لئے نفقہ ہوگا

مسئلہ = جب بیوی محبوسہ فی الدین (یعنی قرض کی وجہ سے قید میں ہو) تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہوگا

مسئلہ = اگر بیوی شوہر کے گھر میں بیمار ہو گئی تو اس کے لئے نفقہ ہوگا

مسئلہ = شوہر خوشحال ہو تو اپنے بیوی کا خادم کا بھی نفقہ دیگا ایک خادم سے زیادہ کا نفقہ نہیں دیگا

مسئلہ = اگر شوہر اپنے بیوی کا نفقہ دینے سے معذور ہو (یعنی وہ بہت ہی غریب ہو) تو ان دونوں کے درمیان میں تفریق نہیں کی جائے گی بلکہ اس سے کہا جائیگا قاضی کی جانب سے اپنے شوہر کی جانب

Page No.
Date:

سے قرضہ لے لے۔ جس طرح قاضی مجبوب اور عنین کی صورت میں تفریق نہ کرے مہلت دیتا ہے تو یہ مقام حاجت کے اعتبار سے زیادہ حقدار ہے کہ تفریق نہ کرے بلکہ مہلت دیتا رہے کچھ وقت تک شاید بعد میں خوشحال ہو جائے۔

مسئلہ = جب قاضی نے بیوی کے لئے تنگدست کا نفقہ متعین کر دیا پھر شوہر خوشحال ہو گیا پس بیوی خوشحال کا نفقہ لینے کے لئے جھگڑی تو قاضی کے فیصلے سے اس کو خوشحالی کا نفقہ دیا جائے گا

مسئلہ = عورت کی عدت گزر گئی اور شوہر نے اس پر اس عدت میں کچھ بھی خرچ نہ کیا ہو اور اس عورت نے نفقہ کا مطالبہ کیا تو اس کے لئے وہی نفقہ ہو گا جو قاضی فرض کر دے یا زوجین جتنی مقدار لینے دینے پر راضی ہو جائے تو قاضی کے فیصلے سے اسکے لئے اتنا ہی نفقہ ہو گا

مسئلہ = جتنے پر نفقہ دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا اس کے بعد اگر شوہر مر گیا اور مہینے گزر گئے تو نفقہ ساقط ہو جائے گا

مسئلہ = اگر شوہر نے پہلے ہی ایک سال کا نفقہ دے دیا پھر مر گیا تو اس کی بیوی سے بقیہ نفقہ نہیں لیا جائے گا شیخین کے نزدیک اور امام محمد کے نزدیک بقیہ شوہر کے لئے ہو گا

مسئلہ = مقروض فی الدین غلام نے آزاد عورت سے نکاح کیا تو شوہر کو نفقہ کے بدلے میں بیع کر کے نفقہ دیا جائے گا بیوی کو

مسئلہ = اگر آزاد مرد نے باندی یا ام ولد یا مدبرہ سے نکاح کیا تو مولی نے اسکو اسکے شوہر کے گھر پہ چھوڑ دیا تو شوہر پر نفقہ واجب ہے اور اگر نہیں چھوڑا تو نفقہ واجب نہیں

مسئلہ: شوہر پر واجب ہے کہ بیوی کو ایسے گھر منفرد گھر میں ٹھہرائے جس میں شوہر کے گھر والوں میں سے کوئی نہ رہتا ہو مگر جب اسکی بیوی اختیار کرلے ساتھ رہنے میں اور شوہر کا بیٹا ہو جسکی ماں کوئی اور ہو تو اسے بھی ساتھ نہ ٹھہرائے۔

مسئلہ: شوہر کو اس بات کا حق ہے کہ وہ بیوی کے پاس بیوی کے والدین یا انکا بچہ جو دوسرے مرد کا بیٹا ہو تو جانے سے منع کرے ہاں انکو بیوی کی طرف نظر کرنے سے نہیں روکے گا نہ کلام کرنے سے کسی متعین وقت میں۔

مسئلہ: جب کوئی آدمی غائب ہوگیا اس کا مال کسی دوسرے آدمی کے پاس ہے پس اس نے مال ودیعت کا اقرار کر لیا اور اسکی زوجیت کا اعتراف کر لیا تو قاضی اس غائب شوہر کے مال میں بیوی کے لئے نفقہ واجب کردیگا اور اولاد کے لئے اور والدین کے لئے یا پھر قاضی نے جان لیا کہ فلاں کا مال فلاں کے پاس ہے مگر وہ اعتراف نہیں کر رہا تب بھی فرض کردیگا نفقہ کو۔ اس صورت میں عورت کی جانب سے ایک کفیل یعنی نگہداشت لے گا جو اسکے شوہر کے لئے ہوگا اگر وہ اس نفقہ کا حقدار نہ ہوئی تو مال غائب کا واپس لے لیا جائے گا قاضی غائب کے مال سے نفقہ صرف ان لوگوں کو ہی دیگا یعنی بیوی، والدین بچے اور اسکے محارم کو نہیں دیگا نفقہ یعنی بھائی بہن چچا وغیرہ۔

مسئلہ: جب مرد نے اپنی بیوی کو طلاق دی (خواہ رجعی ہو یا بائنہ) تو عورت کے لئے اس کی عدت میں نفقہ اور سکونت واجب ہوگی

اور مشوفی عنہا زوجہا کے لئے نفقہ نہیں ہے اور ہر جدائی جو معصیت کی وجہ سے عورت کی جانب سے آئی ہو مثلاً (عورت مرتدہ ہوگئی یا شوہر کے بیٹے کو شہوت کے ساتھ بوسہ دیا ہو) تو اس کے واسطے نفقہ واجب نہیں ہاں اگر فرقت عورت کی جانب سے نہ ہو مثلاً (خیار عتق، خیار بلوغ وغیرہ) تو وہ نفقہ کا حقدار ہوگی اور اگر شوہر نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اس کے بعد وہ مرتدہ ہوگئی (العیاذ باللہ) تو اسکا نفقہ ساقط ہو جائے گا ہاں اگر بعد تین طلاق بیوی نے شوہر کے دوسری بیوی کے بیٹے کو خود پر قدرت دی تو نفقہ واجب ہوگا

مسئلہ = نابالغ اولاد کا نفقہ باپ پر واجب ہوگا اس میں باپ کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا جیسے بیوی کے نفقہ میں کوئی شریک نہیں ہوتا ہے اور اگر صغیر بچہ دودھ پیتا ہو تو اس کی ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں جبکہ دودھ پلانے والا میسر ہو

مسئلہ = بچہ کا باپ ایسی عورت کو نوکر رکھے جو اس ماں کے پاس دودھ پلائے پھر اگر باپ نے کہا کہ میں بچہ ماں کو اجرت پر نہیں لوں گا بچہ کی ماں کے علاوہ دوسری دودھ پلانے والی لایا پھر اجنبیہ کی اجرت کی مثل پر یا بغیر اجرت پر ماں راضی ہوگئی تو یہی مستحق ہوگی

مسئلہ = شوہر نے بچہ کی ماں کو دودھ پلانے کے واسطے اجرت پر مقرر کیا حالانکہ وہ اسکی بیوی ہو یا معتدہ تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ دودھ پلانا اسی پر دیانۃً واجب تھا اگر بچہ دوسری بیوی سے ہے پھر شوہر نے دوسری بیوی کو اجرت پر رکھا یا معتدہ کو اجرت پر رکھا تو جائز ہے معتدہ کی عدت گزر گئی پھر اپنے بچہ کو دودھ پلانے کے واسطے جو اسی عورت سے ہے اجارہ پر مقرر کیا جائز ہے

Page No.

Date:

مسئلہ = صغیر بچہ کا نفقہ اس کے باپ پر واجب ہے اگرچہ باپ اسکے دین کے
مخالف ہو جیسے بیوی میں ہوتا ہے جبکہ بچہ کا اصلا کوئی مال نہ ہو
بچہ کے پاس ورنہ وہ بچہ خود اپنے مال سے نفقہ خرچ کرے گا

مسئلہ = آدمی پر واجب ہے کہ اپنے والدین اور اجداد اور جدات کو نفقہ دے
جبکہ وہ محتاج ہوں اگرچہ دین میں اسکے مخالف ہوں

مسئلہ = دین مختلف ہونے کی وجہ سے نفقہ واجب نہیں ہوتا مگر بیوی، والدین
اجداد، جدات، بیٹے اور پوتے کے لئے نفقہ واجب ہے اگرچہ
مختلف فی الدین ہوں یہ سب۔

مسئلہ۔ نصرانی پر مسلمان کا نفقہ اور مسلمان پر نصرانی کا نفقہ واجب نہیں

مسئلہ۔ والدین کے نفقہ میں بیٹے کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا

مسئلہ = نفقہ ہر ذی رحم محرم کیلئے واجب ہوتا ہے جبکہ وہ صغیر محتاج ہو یا
عورت بالغہ محتاج ہو یا مرد بالغ محتاج لنجا یا اندھا ہو

مسئلہ = نفقہ میراث کی مقدار پر واجب ہوگا اور وہ نفقہ دینے پر مجبور کیا جائے گا

مسئلہ = بالغ لڑکی اور لنجے لڑکے کا نفقہ والدین پر تین حصہ کرکے واجب ہے دو
حصہ باپ پر اور ایک حصہ ماں پر کی طرف سے یہ ظاہری روایت ہے جس میں
پورا نفقہ باپ پر ہے

مسئلہ = دو رحم محارم کا نفقہ دینی اختلاف کے ساتھ واجب نہ ہوگا اور
نفقہ محتاج پر واجب نہیں ہوتا مگر بیوی اور صغیر بچہ کا نفقہ

نوٹ = خوشحالی کا اندازہ میں فرق جو اختلاف کے بیان میں بیان ہو

مسئلہ = اگر غائب بیٹے کے پاس مال ہے تو اس مال میں والدین کا نفقہ کا حکم دیا
جائے گا قاضی قرض لیگا بیٹے کے نام پر اور وہ پیسہ والدین کو دیا جائے
اور اگر ماں باپ نے اپنے غائب بیٹے کا سامان نفقہ میں بیچ لیا تو اس

Page No.
Date:

حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور یہی استحسان ہے اور اگر زمین فروخت کی تو
جائز نہیں ہے ۔ اور اگر غائب بیٹے کا مال اس کے والدین کے قبضہ میں ہے اور
والدین نے اس میں سے نفقہ لیا تو ضامن نہ ہونگے اور اگر فرزند غائب
کا مال کسی اجنبی کے قبضہ میں ہو اس نے اس کے والدین پر بغیر قاضی
کے حکم کے خرچ کر دیا تو وہ ضامن ہوگا پس اگر اس نے ضمان دے دیا تو
والدین سے وہ پیسہ لینے کا حق نہیں حاصل ہوگا بلکہ احسان کرنے والا ہوگا

مسئلہ = قاضی نے اولاد اور والدین اور ذوی الارحام کے لئے نفقہ کا حکم دیا پھر
مدت گزر گئی تو نفقہ بھی ساقط ہو جائیگا مگر بیوی میں نہیں ہوتی
کا نفقہ ساقط نہیں ہوتا البتہ اگر ان کو قرض لینے کا حکم دے دیا تو
نفقہ ساقط نہ ہوگا

مسئلہ = مولی پر اپنی باندی اور غلام کا نفقہ واجب ہے اگر مولی نہ دے رہا ہے تو پھر
باندی یا غلام کو کمانے کی صلاحیت ہے تو کما کے کھائے ورنہ مولی کو ان
دونوں کو بیچنے پر مجبور کیا جائے گا

(الاختلاف)

(باب النفقة)

Page No.

Date:

★ اھد تعتبر فی ذالك حالھما جمیعًا

احناف + امام خصاف = نفقہ کی مقدار میں شوہر اور بیوی دونوں کے حال کا اعتبار ہوگا اور اگر دونوں کی حالت میں اختلاف ہو تو درمیانہ مقدار میں نفقہ واجب ہوگا

امام شافعی + امام کرخی = ہر صورت میں زوج کا اعتبار ہوگا

دلیل = قال اللہ تعالیٰ لینفق ذو سعۃ من سعتہ

دلیل احناف حضور نے ابو سفیان کی بیوی ہندہ کو فرمایا کہ تو اپنے شوہر کے مال سے اس قدر لے جو تجھ کو اور تیرے بچوں کو اعتدال کے ساتھ کافی ہوگا

دلیل شوافع کا جواب = رہا نص کا حکم تو ہم اس کے حکم کے قائل ہیں کہ اس کو اپنی وسعت کے لائق دینے کا حکم ہے اور جس قدر باقی رہا وہ اس کے ذمہ قرض رہے گا

★ اور باری تعالیٰ کے قول بالمعروف کے معنی درمیانی درجہ کا اور یہی واجب ہے اور اس کے کلام سے ظاہر ہو گیا کہ اندازہ مقرر کرنے کہ کچھ معنی نہ دارد جیسا کہ امام شافعی نے کہے ہیں کہ خوشحال کے ذمہ دو مد - تنگدست کے ذمہ ایک مد - اور درمیانہ شخص پر ڈیڑھ مد واجب ہے - کیونکہ جو چیز بطور کفایت واجب ہوتی ہے وہ اپنی ذات کے اعتبار سے شرعًا مقرر نہیں ہوتی ہے -

★ ② وان کانت صغیرۃ لا تستمتع بھا --- الخ

احناف = ایسی صغیرہ ہو جس سے جماع نہیں ہو سکتا تو اسکے واسطے نفقہ نہیں ہے

دلیل = جماع کا ممتنع ہونا اسی وجہ سے ہے جو عورت میں موجود
ہے پس صغیرہ ایسی ہوگی جیسا کہ ناشزہ - اور احتباس نفقہ کو
واجب کرتا ہے یہ وہ ہے جو نکاح کے مقصود حاصل ہونے کا وسیلہ ہے
اور ایسا احتباس پایا نہیں گیا

امام شافعی = اسکے لئے نفقہ واجب ہوگا

دلیل = نفقہ شوہر کی ملک کا عوض ہے جیسا کہ اس عورت کا نفقہ جس
کی ذات کا مالک ہوتا ہے

رد شافعی = ملک کا معوض تو مہر ہے اور ایک معوض کے دو عوض جمع نہیں
ہو سکتے پس مہر واجب ہوگا نفقہ نہیں

③ ☆ واذا حبست المراۃ فی الدین ---- الخ

طرفین = اگر عورت کو دین کی وجہ سے قید کر لیا گیا ہو یا مغصوبہ ہو تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہوگا

دلیل = احتباس کا زائل کرنا خود عورت کی طرف سے پایا گیا کہ اس نے
ادائے قرضہ میں ٹال مٹول کی اگر ٹال مٹول عورت کی طرف سے نہ ہو بلکہ ادائے
قرض میں عاجز ہو تب بھی شوہر پر نفقہ دینا واجب نہیں ہے

امام یوسف = اس عورت کے واسطے نفقہ ہوگا جبکہ وہ مغصوبہ ہو

دلیل = غصب کی صورت میں عورت کی جانب سے اپنے آپ کو روکنا نہیں پایا گیا

☆ حج کرنے میں بھی بغیر شوہر کے اپنے محرم کے عند الاحناف نفقہ واجب نہیں
عند ابو یوسف = نفقہ واجب ہوگا - ان دونوں کی دلیل کتاب میں
دیکھ لیں - ما قبل دلیل ہی کی مثل دلیل ہے بس تھوڑا فرق ہے

④ ☆ وان مرضت فی منزل ---- الخ

طرفین = اگر بیوی شوہر کے گھر میں بیمار ہوئی تو نفقہ ہے قیاس یہ کہتا
ہے کہ نفقہ واجب نہ ہو کیونکہ جماع مانع ہوتا ہے حالت مرض میں

دلیل = استحساناً نفقہ واجب ہے کیونکہ شوہر اس سے مانوس ہوگا اس کو چھوڑے گا اور وہ گھر کی حفاظت بھی کرتی ہے۔ اور رہا مانع وطی ایک عارضی کی وجہ سے ہے پس یہ بیماری حیض کے مشابہ ہے
امام یوسف = اگر عورت نے خود کو بیمار ہونے سے پہلے سپرد کر دیا تو نفقہ واجب ہے اور اگر بیمار ہوئی پھر سپرد کی تو نفقہ واجب نہیں۔
دلیل = دوسری صورت میں مرض کی وجہ سے سپرد کرنا صحیح نہیں ہوا اور ہمارے مشائخ نے یہ تفصیل کرنے کو پسند کیا ہے۔

⑤ ☆ ولا تفرض اکثر من نفقۃ ---- الخ

طرفین = اگر شوہر خوشحال ہے تو بیوی کو ایک خادم کا نفقہ بھی دیگا اس سے زیادہ نہیں
دلیل = ایک خادم دونوں کاموں کو (گھر کا کام - باہر کا کام) پورا کر سکتا ہے دو آدمیوں کی کوئی ضرورت نہیں اور اس لئے کہ اگر شوہر خود اپنی بیوی کی کفایت کرے تو کافی ہو جائیگا پس ایسے ہی جب اس نے اپنی جگہ ایک شخص کو مقرر کر دیا تو بھی کافی ہے
امام یوسف = دو خادموں کا نفقہ واجب ہوگا شوہر پر
دلیل = عورت کو ضرورت ہے کہ ان میں سے ایک گھر کے اندر رہ کے کی ضروریات پوری کرے اور دوسرا گھر کے باہر کے کاموں کو انجام دے

⑥ ☆ من اعسر بنفقۃ امرأتہ ----- الخ

احناف = جو شخص اپنی بیوی کو نفقہ دینے سے تنگدست ہوگیا تو ان دونوں میں جدائی نہیں کی جائے گی بلکہ قاضی اس عورت سے کہے گا کہ اپنے شوہر کے ذمہ قرضہ لے لے۔
دلیل = "وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ" - وجہ استدلال یہ ہے کہ نفقہ بتدریج شوہر کے ذمہ دین ہوتا ہے۔ شوہر کا حق باطل

Page No.
Date:

باطل ہوجاتا ہے اور عورت کا موخر ہوتا ہے اور اول ضرر میں بہت بڑھا ہوا ہے اور یہ اس لئے کہ نفقہ قاضی کے مقرر کر دینے سے شوہر سے قرضہ ہوجاتا ہے پس عورت آئندہ زمانے میں وصول کرے گی اور مال فوت ہونا دراخل البکہ مال نکاح میں تابع ہے تو اس کو مقصود اصلی یعنی نسل جاری ہونے کے ساتھ لاحق نہیں کیا جائے گا

امام شافعی = دونوں میں تفریق کر دی جائے گی۔

دلیل = شوہر رواج کے مطابق اس کو اپنے پاس رکھنے سے عاجز ہو گیا تو قاضی جدا کرنے میں اسکے قائم مقام ہو جائے گا جیسے مقطوع الذکر اور عنینین کی صورت میں ہوتا ہے اور یہاں نفقہ سے عاجز ہونے کی صورت میں بدرجہ اولیٰ تفریق ہوگی کیونکہ نفقہ کی ضرورت بہت قوی ہے

⑦ ☆ وان مات الزوج بعد ما قضی علیہ ---- الخ

احناف = اگر شوہر پر نفقہ کا حکم دینے کے بعد وہ مر گیا اور چند ماہ گزر گئے تو اس کا نفقہ ساقط ہوجائیگا اور یونہی اگر بیوی مر گئی۔

دلیل = نفقہ عطیہ ہے اور عطیات موت کی وجہ سے ساقط ہوجاتے ہیں جیسے ہبہ قبضہ کرنے سے پہلے موت کی وجہ سے باطل ہوجاتا ہے

امام شافعی = قاضی کے حکم سے پہلے بھی شوہر کے ذمہ قرضہ ہوجائیگا اور موت کی وجہ سے ساقط نہیں ہوگا

دلیل = نفقہ عوض ہے پس دوسرے قرضوں کے مانند ہوگا

⑧ ☆ وان اسلفها نفقة السنة ----- الخ

شیخین = اگر شوہر نے پہلے ہی ایک سال کا نفقہ دے دیا پھر مر گیا تو اسکی بیوی سے بقیہ بچا نفقہ نہیں لیا جائے گا یہی اختلاف کپڑے میں بھی ہے

دلیل = نفقہ عطیہ ہے حالانکہ اس کے ساتھ عورت کا قبضہ متصل ہو گیا اور موت

کے بعد عطیات میں رجوع نہیں ہوتا کیوں انکا حکم پورا ہو جاتا ہے جیسے ہبہ
میں اور اسی وجہ سے اگر یہ نفقہ بغیر عورت کے تلف کے ضائع ہو گیا تو بالاجماع اس
سے کچھ واپس نہیں لیا جائے گا

امام محمد + شافعی = بقیہ شوہر کے لئے ہوگا
دلیل = عورت نے بطور عوض اس چیز کو پیشگی لے لیا جس کا استحقاق اس کو
شوہر پر اس کے روکنے سے ہوا تھا اور شوہر کے مرنے سے وہ استحقاق
باطل ہو گیا تو اسی کی مقدار عوض بھی باطل ہو گی جیسے قاضی کا روزینہ اور
مجاہدوں کا عطیہ

قول اخر امام محمد = اگر عورت نے ایک ماہ یا کم کا نفقہ وصول کیا ہو تو اس سے کچھ واپس نہیں لیا
جائے گا — کیوں کہ — یہ ایک تھوڑی سی چیز ہے تو گویا فی الحال کا نفقہ ہوگا

⑨ ☆ والا بقضی بنفقۃ فی مال غائب ------ الخ

احناف = قاضی کو اس عورت کا بیوی ہونا معلوم نہ ہو اور جس شخص کے پاس
مال ہے وہ بھی اس کا اقرار نہیں کرتا پس عورت نے اپنے بیوی ہونے پر
گواہ قائم کیئے یا شوہر نے کچھ مال نہیں چھوڑا ہے پس عورت نے اس غرض
سے گواہ قائم کئے کہ غائب پر قاضی اس کا نفقہ مقرر کرکے اس کو
شوہر پر قرض لینے کا حکم دے تو قاضی ایسا حکم نہیں دے سکتا
دلیل = ایسا کرنے میں غائب پر حکم دینا لازم آئے گا

امام زفر = قاضی اس معاملے میں حکم دے دیگا
دلیل = اس میں عورت کے واسطے بہتری ہے اور مرد غائب کے حق میں
کچھ ضرر نہیں ہے تین صورت بنتی ہے ① جب شوہر حاضر ہوا اور اس نے
عورت کے قول کی تصدیق کی تو ظاہر ہو گیا کہ عورت نے اپنا حق لے
لیا ② اگر شوہر نے انکار کیا تو اس سے قسم لی جائے گی پس اگر

اس نے قسم سے انکار کر دیا تو بھی عورت کی تصدیق ہوگی (3) اور اگر عورت
نے گواہ پیش کئے تو بھی عورت کا حق ثابت ہوگا اور اگر
گواہ دینے سے عاجز رہی تو کفیل یا عورت اس مال کی ضمان دے گی

☆ (15) اذا طلق الرجل امرأته فلها ----- الخ

احناف = جب مرد نے اپنی بیوی کو طلاق دی (رجعی ہو یا بائنہ) تو عورت
کے لئے اس کی عدت میں نفقہ اور سکونت واجب ہوگی

شافعی = مبتوتہ (جس عورت سے قطعی جدائی ہو) کے واسطے نفقہ نہیں ہے۔

عندنا رجعی میں نفقہ کی وجہ = طلاق رجعی کے بعد نکاح قائم رہتا ہے

عندالشافعی بائنہ میں = جو فاطمہ بنت قیس سے روایت کی گئی کہ آپ نے
فرمایا مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دیں پس رسول اللہ نے
میرے واسطے کوئی نفقہ اور سکنی فرض نہیں کیا اس لئے کہ مطلقہ
بائنہ میں شوہر کی ملک نہیں رہتی اور نفقہ مرتب ہوتا ہے ملک
نکاح پر

مگر عورت حاملہ ہو تو نفقہ واجب ہے۔ کیوں نص سے ثابت ہے "وان کن اولات
حمل فانفقوا علیهن الآیۃ"

عندنا دلیل = نفقہ تو عورت کو اپنے پاس روک رکھنے کا عوض ہے جیسا کہ ہم
ذکر کر چکے اور احتباس ابھی مقصود نکاح یعنی ولد کے حق
میں موجود ہے کیونکہ عورت بچہ کی حفاظت کیلئے ہی واجب ہوتا
ہے پس عورت کا نفقہ واجب ہوگا اور اسی وجہ سے بالاتفاق عورت
کے لئے سکنی واجب ہوتا ہے۔

رد شافعی = فاطمہ بنت قیس کی حدیث کو حضرت عمر نے رد کر دیا چنانچہ کہا کہ
ہم اپنے قرآن و سنت ایک عورت کے کہنے سے نہیں چھوڑ دیں گے میں نے
آپ صلی اللہ سے سنا تین طلاق والی کے لئے بھی نفقہ ہے اور سکنی اس کی عدت میں

Page No.
Date:

⑪ ☆ ۞ والا تجب علی الفقر ---- ثم الیسار مقدر نصاب ---- الخ

امام یوسف = خوشحالی کا اندازہ بقدر نصاب مالک ہو

امام محمد = خوشحالی کا اندازہ یہ ہے جو ایک ماہ تک اس کے ذاتی خرچ اور اس کے عیال کے خرچ سے بڑھے یا جو اس کی کمائی (دائمی) سے ہر روز اس طرح بڑھے -

کیوں کہ بزرگوں کے حقوق میں صرف قادر ہونے کا اعتبار ہے نصاب معتبر نہیں کیوں کہ نصاب تو آسانی کے لئے ہوتا ہے

⑫ ☆ واذا باع ابوہ متاعہ فی نفقتہ ---- الخ

امام اعظم = اگر باپ نے اپنے غائب بیٹے کا سامان اپنے نفقہ میں بیچ لیا تو جائز ہے مگر زمین فروخت نہیں کرسکتا -

دلیل = باپ کو غائب بیٹے کے مال میں حفاظت کی ولایت حاصل ہے کیا نہیں دیکھتے وصی کو یہ بات حاصل ہوتی ہے تو باپ کو بدرجہ اولیٰ حاصل ہوگی - کیوں کہ اس کی شفقت بہت ہے اور مال منقول بیچ ڈالنا از قبیل حفاظت ہے اور زمین کا یہ حال نہیں ہے کیونکہ وہ خود ہی محفوظ ہے

صاحبین = ان تمام صورتوں میں بیچنا جائز نہیں ہے -

دلیل = باپ کو ولایت نہیں ہے ولایت بالغ ہونے کی وجہ سے منقطع ہوگی اسی وجہ سے بالغ بیٹے کی موجودگی میں باپ بیچنے کا مالک نہیں ہے اور سوائے نفقہ کے کسی قرضہ کے واسطے فروخت نہیں کرسکتا اور بیوی کی طرح بھی نفقہ میں اسکے سامان کو بیچنے کا اختیار نہیں رکھتی

(المسائل)

(کتاب الایمان)

سوال- یمین کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب- لغوی معنی:- "دہنی سمت" "نیک کام" "مبارک کام" اور "قسم" ہے

اصطلاحی معنی = اپنے بات کو پختہ کرنے کے لیئے کسی معظم چیز کے ذکر سے اسکو مؤکد کرنا

سوال- یمین کی اقسام بیان کریں؟

جواب- یمین کی تین قسمیں ہیں (۱) لغو (۲) غموس (۳) منعقدہ

سوال- یمین کی ارکان بیان کریں؟

جواب- یمین کے چار ارکان ہیں (۱) مقسوم بہ (۲) مقسوم علیہ (۳) حرف قسم (۴) صیغۂ قسم

(۱) مقسوم علیہ کی صورتیں - ① کبھی اسم ذات یا اسم صفت ② صفات متعارفہ ③ مقسوم بہ حروف کے ذریعے التزام ہو ④ معلق کسی شیئ پر معلق کردیا جائے ⑤ تحریم الحلال

سوال- ہدایہ کے مجموعی مباحث بیان کریں

جواب مقسوم علیہ کے بیان کے لئے دس فصلیں باندھی ہیں

① باب اول یا فصل اول گھر یا مکان میں داخل ہونے کے بارے میں ② باب ثانی گھر سے نکلنے یا آنے یا سواری پر سوار ہونے کے بارے میں ③ کھانے یا پینے کے بارے میں ④ بات کرنے پر قسم کھانے کے بارے میں ⑤ آزاد کرنے یا طلاق دینے کے بارے میں قسم کھانا ⑥ کسی چیز کی فروخت اور خریداری یا شادی کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں ⑦ حج یا نماز کے بارے میں قسم کھانا ⑧ کپڑے یا زیورات پہننے کے بارے میں ⑨ کسی کو قتل کرنے یا مارنے کے بارے میں قسم کھانا ⑩ پیسے یا درھم و دینار مکمل دینے یا نہ دینے کے بارے میں -

Page No.
Date:

اور دسواں باب کے تحت ۸ اصول ہیں

سوال- یمین سے متعلق قواعد فقہیہ بیان کریں؟

جواب- (1) التعلیق یجری فی اسقاطات لا التملیکات
(2) الحکم یدار علی دلیلہ (3) فعل المامور یضاف الی الامر (4) الیوم اذا قرن بفعل لا یمتد یراد بہ مطلق الوقت (5) مثل الشئی لا یکون طبعا الشئی
(6) مادون الشہر قریب وما فوقہ بعید (7) العیب لا یعدم الجنس -

سوال- غموس منعقد اور لغو کی تعریف کرتے ہوئے حکم بیان کریں

جواب- غموس = گزری ہوئی کسی بات پر جھوٹی قسم کھانا - جیسے ایک شخص نے گزشتہ کل کھانا کھایا تھا لیکن پھر وہ جھوٹ بولے اور یوں کہے واللہ میں نے کل کھانا نہیں کھایا تھا تو یہ یمین غموس ہے

حکم = اس طرح قسم کھانے والا گناہ گار ہوگا اس میں کفارہ نہیں مگر توبہ و استغفار ہے دلیل = من خلف کاذبا ادخلہ اللہ النار
جس نے جھوٹی قسم کھائی اللہ تعالی اسے جہنم میں داخل کر دے گا اور جہنم میں گناہ گار شخص ہی داخل ہوگا -

عند الشافعی = کفارہ بھی لازم ہوگا دلیل = یہ ہے کہ کفارہ ایسے گناہ کو دور کرنے کے لئے مشروع ہوا ہے جس گناہ سے اللہ کے نام کی بے حرمتی ہو اور یہ گزری ہوئی پر اور ظاہر ہے کہ نام خدا سے جھوٹی قسم کھانے میں نام خدا کی بے حرمتی ہوتی ہے اس لئے اس کے ازالے کے لئے بھی کفارہ لازم ہوگا

دلیلنا = اور ہماری دلیل کہ یمین غموس ایک کبیرہ گناہ ہے اور اس میں کفارہ نہیں کہ حدیث - خمس من الکبائر لا کفارہ فیھن = کہ پانچ چیزیں کبیرہ گناہ

Page No.
Date:

ان میں کفارہ نہیں اور ان پانچ چیزوں میں کفارہ بھی شامل ہے اس سے معلوم ہوا کہ یمین غموس میں کفارہ نہیں ہے

منعقدہ = کوئی شخص زمانہ مستقبل میں کسی کام کو کرنے کی قسم کھائے جیسے یوں کہے۔ واللہ ادخلن دارک کہ میں تمہارے گھر میں داخل نہیں ہوں گا یا کسی کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے واللہ اکلم فلانا۔ واللہ میں فلاں سے بات نہیں کروں گا اب اگر حالف اپنی قسم میں حانث ہو جائے تو کفارہ لازم ہوگا

دلیل = قرآن پاک "لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان" یعنی واللہ تعالیٰ لغو قسمیں میں تمہاری پکڑ نہیں کرے گا لیکن جو پختہ قسمیں ہیں ان میں تمہاری پکڑ فرمائے گا اور یمین منعقدہ میں پختہ قسم پائی جاتی ہے اس لئے منعقدہ کی صورت میں کفارہ ہوگا۔

لغو = گزرے ہوئے زمانے میں کسی بات پر قسم کھانا اور یہ گمان کرنا کہ جو وہ کہہ رہا ہے معاملہ وہی ہے حالانکہ صورت حال اس کے برخلاف ہے جیسے وہ کہے۔ واللہ دخلت الدار۔ واللہ میں گھر میں داخل ہوا ہوں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ حکم = اللہ تعالیٰ پر توقع ہے کہ وہ پکڑ نہیں فرمائے گا کہ ارشاد ربانی ہے۔ "یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم"

سوال۔ قسم کا کفارہ کتنا ہے نیز کونسی قسم میں اختلاف ہے؟

جواب۔ قسم کے کفارے میں سب سے پہلا کفارہ غلام آزاد کرنا خواہ غلام مسلمان ہو یا کافر ہو مذکر ہو یا مونث جیسا بھی ہو کفایت کر جائیگا البتہ لنگڑا اپاہج یا معیوب نہ ہو

دوسرا کفارہ دس مساکین کو کپڑا پہنانا ہے ہر مسکین کو

ایک کپڑا یا اس سے زیادہ دے لیکن کم از کم اتنا ضرور دے جس سے نماز
جائز ہو جائے تیسرا کفارہ دس مساکین کو درمیانے درجہ کا کھانا
دے اور اس مقدار میں دے جو کفارہ ظہار میں دیا جاتا ہے یعنی ہر
مسکین کو ایک صاع جو دے یا نصف صاع گندم دے

دلیل = لیؤاخذکم اللہ فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم باللغو
☆ الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون
اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ

= اور اگر ان مذکورہ صورتوں پر قادر نہ ہو تو وہ پے در پے 3 روزے رکھے
لیکن امام شافعی نزدیک ہیں پے در پے رکھنا شرط نہیں

دلیلہ = قرآن پاک ۔ فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام ذالک کفارۃ
ایمانکم اذا حلفتم ۔ اس ایت میں پے در پے کی قید نہیں ہے بلکہ
مطلق ہے

دلیلنا => حضرت ابن مسعود کی قرائت ہے اور اس میں ثلاثہ ایام کے بعد
متتابعات کا اضافہ ہے اور حضرت ابن مسعود کی قرائت
خبر مشہور کی طرح ہے اس کے ذریعے کتاب اللہ پر زیادتی کرنا درست ہی

سوال ۔ کن کن الفاظ سے قسم منعقد ہوتی ہے اور کس سے نہیں ہوتی ۔

جواب ۔ (1) لفظ اللہ یا اسم اللہ میں سے کسی اسم کے ساتھ قسم اٹھانا
(2) اللہ کے جن صفات سے قسم کھانا عرفاً ہو
(3) اللہ کے جلال اس کی عزت یا اس کی کبریائی کی قسم کھانا

(جن الفاظ سے قسم نہیں ہوتی ۔)

(1) غیر اللہ کی قسم کھانا (2) غضب اللہ اور سخط اللہ ۔
اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ۔ من کان منکم حالفا فلیحلف
باللہ او لیذر ۔

اگر تم میں سے کسی پر قسم کھانا ضروری ہو تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر قسم ہی نہ کھائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کی قسم کھانا درست اور جائز نہیں ہے

سوال دخول دار کی تمام صورتیں قلمبند کریں؟

جواب۔ (1) کسی نے قسم کھائی کہ وہ بیت میں داخل نہیں ہوگا پھر وہ کعبہ مسجد یا عیسائی یا یہودی کے عبادت گھر میں داخل ہوگیا تو حانث نہیں ہوگا۔ وجہ = کیوں کہ اس نے بیت میں داخل ہونے کی قسم کھائی ہے اور بیت اس گھر کو کہتے ہیں جو رات گزارنے کے لئے بنایا گیا ہو اور یہ سب رات گزارنے کے لئے نہیں بنائے گئے اس لئے حانث نہیں ہوگا۔

(2) اسی طرح اگر وہ شخص گھر کی دہلیز میں داخل ہوا یا گھر کے دروازے کے سائبان یعنی چھجے میں داخل ہوا تو حانث ہوگا

وجہ = کیوں کہ یہ چیزیں بھی رات گزارنے کے لئے نہیں بنائی جاتیں

(3) اگر کسی صفت چبوترے میں داخل ہو گیا تو حانث ہو جائے گا

وجہ۔ کیوں کہ صفت بعض دفعہ رات گزارنے کے لئے بنایا جاتا ہے

(4) اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ دار میں داخل نہیں ہوگا اس کے بعد کسی ویران یا کھنڈر دار میں داخل ہوا تو حانث نہیں ہوگا

وجہ = کیوں کہ اس پر دار کا اطلاق نہیں ہوتا۔

(5) اگر کسی نے قسم کھا اٹھائی کہ اس دار میں داخل نہیں ہوگا پھر وہ دار منہدم ہو کر صحرا اور میدان ہو گیا اس کے بعد حالف اس سے داخل ہوا تو حانث ہو جائے گا

وجہ = اس لئے کہ اہل عرب و عجم دونوں کے نزدیک صحرا پر دار کا

Page No.
Date:

اطلاق ہوتا ہے اس کو عربی میں عرصہ کہتے ہیں جس کے معنی ہیں کہ موضع واسع لا بناء فیہ ۔ یعنی یہ وہ کشادہ زمین جس میں عمارت نہ ہو۔

(6) کسی نے قسم اٹھائی کہ اس گھر میں داخل نہیں ہوگا پھر وہ گھر منہدم ہو جانے کے بعد اس کو دوبارہ تعمیر کیا گیا حالف اس میں داخل ہو تو حانث ہوگا۔

وجہ = دار کا نام باقی ہے صرف وصف میں تبدیلی آئی ہے

(7) اگر دار کے منہدم ہونے کے بعد وہاں دار کی بجائے مسجد بنا دی گئی یا غسل خانہ یا باغ یا گھر وہ پھر اس میں داخل ہوا تو حانث نہ ہوگا

وجہ = اب اس دار کا نام اور کام سب بدل دیا گیا ہے

(8) کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس بیت میں داخل نہیں ہوگا پھر اس کے منہدم ہو کر صحرا بننے کے بعد داخل ہوا تو حانث نہیں ہوگا

وجہ = اس پر بیت کا اطلاق نہیں ہوتا

(9) اگر صرف بیت کی چھت گری ہو اور اس کی دیواریں باقی ہوں پھر حالف اس میں داخل ہوا تو حانث ہوگا

وجہ = چھت بیت کا وصف ہے اور وصف کا اعتبار نہیں ہوتا

(10) اگر کسی نے قسم کھائی کہ اس دار میں داخل نہیں ہوگا پھر اس کی چھت پر کھڑا ہو گیا تو حانث ہو جائے گا۔

وجہ = چھت بھی دار میں داخل اور شامل ہے یہی وجہ ہے کہ اگر معتکف مسجد کی چھت پر جائے تو اس کا اعتکاف فاسد نہیں ہوگا

(11) لا یدخل ہذا الدار کی قسم کھائی وہ شخص اگر دار کی دہلیز میں داخل ہوا اور دہلیز اس طرح بنی ہو کہ دروازہ بند کرنے سے

Page No.
Date:

وہ اندر ہو جائے تو حانث ہو جائے گا۔

وجہ = اس صورت میں وہ دار میں شمار ہوگا

(12) کسی نے حلف اٹھایا کہ اس دار میں داخل نہیں ہوگا حالانکہ وہ اسی میں موجود ہے تو قسم کھانے کے بعد اس میں ٹھہرنے سے حانث ہوگا قیاساً لیکن استحساناً حانث نہیں ہوگا

وجہ قیاس = اس لئے کہ دوام کے لئے ابتدا لازم ہے اور جو جدا رہنا از سر تو داخل ہو کر مرتبہ میں ہے

وجہ استحساناً = دخول کو دوام حاصل نہیں ۔ اور دخول چند سیکنڈ میں متحقق ہو جاتا ہے لہذا دوام کو دخول نہیں مانیں گے اور دوام سے حانث نہیں ہوگا

سوال = خروج اتیان رکوب وغیرہ کی تمام صورتیں بیان کریں

(1) اگر کسی شخص نے اس بات کی قسم کھائی کہ میں مسجد سے باہر نہیں جاؤں گا پھر اس نے دوسرے شخص سے کہا اور اس نے اس حالف کو اٹھا کر مسجد سے باہر کر دیا تو حانث ہو گیا اور اگر جبراً باہر نکالا گیا تو حانث نہ ہوگا

وجہ جسے حکم دیا گیا ہے اس کا فعل حکم دینے والے کی طرف منسوب ہوا اور دوسری صورت میں ایسا نہیں ہے اس لئے حانث نہیں ہوا اور اگر

☆ دوسرا شخص اسے اس کے حکم کے بغیر مگر اس کی رضا مندی سے اٹھا کر لے گیا تب بھی حانث نہ ہوگا کیوں ۔ حکم دینا اور رضا مندی میں فرق ہے

(2) اگر کسی نے قسم کھائی کہ اپنے گھر سے جنازہ میں شرکت کے علاوہ کسی اور کام کے لئے نہیں نکلوں گا اس کے بعد جنازہ میں شرکت کے لئے نکلا پھر کسی دوسرے کام میں بھی چلا گیا تو وہ حانث نہ ہوں

وجہ اسکا نکلنا فقط دوسرے کام کے لئے تھا

Page No.
Date:

(3) اگر قسم کھائی کہ مکہ کی طرف نہیں جاؤں گا پھر وہاں جانے کا ارادہ سے نکل کر چلا مگر لوٹ آیا تو حانث ہوگا

وجہ - مکہ میں جانے کا ارادہ سے نکلنا پایا گیا

(4) اگر قسم کھائی کہ میں مکہ میں نہیں آؤں گا تو جب تک کہ وہ مکہ میں داخل نہ ہو جائے وہ حانث نہ ہوگا -

وجہ - مکہ میں آنے کے معنی وہاں پہنچ جانے کے ہیں۔

(5) اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں بصرہ میں ضرور آؤں گا پھر نہ آیا یہاں تک کہ مر گیا تو اپنی زندگی کے آخری وقت میں وہ حانث ہو جائے گا

وجہ - اس وقت سے پہلے تک امید تھی اب ایسا نہیں ہوگا

(6) اگر یہ قسم کھائی کہ میں تمہارے پاس ضرور آؤں گا بشرطیکہ مجھے اس کی استطاعت ہو تو اس استطاعت سے مراد صحت ہو نہ کہ قدرت پس اگر وہ بیمار نہ ہو پھر حکومت کی طرف سے منع بھی نہ ہو اور نہ آنے کی کوئی وجہ بھی پیش نہ آئی پھر اگر وہ نہیں آیا تو حانث ہو جائے گا اور اگر اس نے کہا استطاعت سے مراد قدرت تھی تو عند اللہ اسکی تصدیق ہوگی

وجہ - حقیقی استطاعت تو فعل سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور عرفاً سلامتی آلات و صحت اسباب پر ہوتا ہے

(7) اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ میری بیوی میری اجازت کے بغیر باہر نہیں جائے گی پھر اس نے ایک مرتبہ باہر جانے کی اجازت دی وہ بیوی ایک بار باہر جا کر واپس آئی پھر دوسری مرتبہ بغیر اجازت کے باہر چلی گئی تو شوہر حانث ہوگا یعنی یوں کہے ہو اپنی عورت سے کہ اگر تو میری اجازت کے بغیر باہر گئی تو تم کو طلاق - پس ماقبل صورت کی بنا پر حانث ہوگا یعنی طلاق ہو جائے گی

وجہ - ایسی قسم میں ہر بار باہر جانے کے لئے نئی اجازت کا ہونا ضروری تھا

(8) اگر یوں کہا کہ تم باہر نکلی تو تم کو طلاق ہے یہاں تک کہ میں تم کو اجازت دوں پھر ایک مرتبہ اجازت دی اور وہ باہر گئی پھر وہ دوبارہ بغیر اجازت نکل گئی تو وہ حانث نہ ہوگا یعنی طلاق واقع نہ ہوگی

وجہ: یہ کلمہ (الی ان) انتہا کے لئے مستعمل ہے معنی یہ ہوا تمہارے نکلنے پر طلاق کا حکم اس وقت تک باقی رہے گا کہ میں تم کو اجازت دے دوں اس لئے اجازت دینے پر قسم کی انتہا ہو جائے گی

(9) اگر کسی شخص کی بیوی نے باہر نکلنا چاہا اس وقت شوہر نے کہا کہ اگر تم باہر نکلی تو تم کو طلاق ہے یہ سن کر عورت کچھ دیر بیٹھ گئی پھر باہر نکل گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی اسی طرح اگر زید نے اپنے غلام کو مارنا چاہا اس وقت خالد نے اس سے کہا کہ اگر تم نے اس غلام کو مارا تو میرا غلام آزاد ہے اس وقت اس نے نہیں مارا پھر کچھ دیر بعد مارا تو حانث نہ ہوگا

وجہ۔ عرفاً یہ کہا جاتا ہے کہ کہنے والے نے چاہا ہے اس نکلنے اور مارنے سے جس کے کرنے پر وہ تیار ہو چکا ہے اسے اس کے ارادہ سے روک دے اور قسم کا اعتبار عرف پر ہوتا ۔

(10) اگر زید نے خالد سے کہا کہ آؤ بیٹھو اور میرے ساتھ ناشتہ کھا لو تو خالد نے جواب دیا اگر میں ناشتہ کھا لوں تو میرا غلام آزاد ہے پھر خالد نے وہاں سے اٹھ کر اپنے گھر جا کر ناشتہ کھا لیا تو حانث نہیں ہوگا

وجہ: خالد کا کلام زید کے جواب کے طور پر تھا ۔ اس لئے اس جواب کو زید کے سوال کے مطابق سمجھنا ہوگا لہذا زید کے ناشتہ پر ہی اس کی قسم موقوف رہے گی جس کی دعوت دی تھی ۔

(11) اگر زید نے یہ قسم کھائی کہ میں خالد کے جانور پر سوار نہیں ہوں گا پھر زید خالد کے ایسے جانور پر سوار ہو جسے کاروبار کی اجازت دی ہوئی ہے خواہ ایسا غلام کسی کا مقروض ہو یا نہ ہو تو زید حانث نہ ہوگا

Page No.
Date:

وجہ - اس غلام میں مولا کی کچھ بھی ملکیت نہیں ہے

سوال - کھانے پینے کے بارے میں قسم کی تمام صورتیں بیان کریں؟

(1) اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں اس درخت سے نہیں کھاؤں گا تو یہ قسم اس کے پھلوں سے متعلق ہوگی پس اگر اس نے پھل کھائے تو حانث ہوگا اور درخت کھائے تو حانث نہ ہوگا

وجہ - اس نے قسم اس چیز کی طرف منسوب کی ہے جو خود نہیں کھائی جا سکتی حقیقت کے اعتبار سے کیونکہ متعذر ہے تو مجاز کی طرف جائیں گے

(2) اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس درخت کے ادھ پکے پھل نہیں کھاؤں گا پھر پورا پکا پھل کھایا تو حانث نہ ہوگا یا برعکس قسم کھائی یعنی پورا پکا پھل نہیں کھاؤں گا پھر اس نے ادھ پکے پھل کھا لیا تو حانث نہ ہوگا

وجہ - کیونکہ گدر ہونا (ادھا پکا ہوا) یا رطب (پورا پکا ہونا) ایسی صفت ہے جو کبھی قسم پر واقعۃً آمادہ کرتی ہے قسم اپنی صفت پر ہی باقی رہتی ہے -

(3) برخلاف یہ قسم کھائی میں اس بچہ یا اس جوان سے بات نہیں کروں گا پھر بچے کی جوانی یا جوان کے بڑھاپے میں بات کی تو حانث ہو جائے گا -

وجہ - مذکورہ قاعدہ کے تحت تو حانث نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن شریعت نے اس صفت کا اعتبار ختم کر دیا ہے کیونکہ اس سے بات چیت کو ختم کرنا تین دن سے زیادہ شریعت سے منع ہے

(3) اگر قسم کھائی کہ میں اس بکری کے بچہ کا گوشت نہیں کھاؤں گا پھر بکری بڑی ہو کر بکرا یا مینڈھا ہو گیا پھر گوشت کھایا تو حانث ہو جائے گا

وجہ - اس بچہ میں اس کے بچپن کی صفت کا ہونا قسم کھانے کا باعث نہیں ہو سکتی

(4) اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں بسر یعنی ادھے پکے پھل نہیں کھاؤں گا مگر اس نے

Page No.
Date:

تازہ بالکل پکا ہوا کھا لیا تو حانث نہیں ہوگا ۔ کیوں وہ ادھا پکا نہیں ہے
اور اگر یہ قسم کھائی کہ کھٹا آم نہیں کھاؤں گا تو میٹھے آم کھانے سے وہ
حانث نہیں ہوگا یا یہ قسم کھائی کہ ادھا پکا (بسر) یا پکا ہوا تازہ
(رطب) نہیں کھاؤں گا یا یہ قسم کھائی کہ نہ رطب کھاؤں گا اور نہ بسر
کھاؤں گا لیکن اس نے مذنب (یعنی وہ چھوہارہ جو دم کی طرف سے پک
چکا ہو اور باقی ابھی ادھ کچا ہو) کھا لیا تو عندنا حانث ہوگا اور
صاحبین کے نزدیک حانث نہ ہوگا صرف رطب کی صورت میں

(5) اگر یہ قسم کھائی رطب نہیں خریدوں گا پھر اس نے بسر خرید لیا
جس میں رطب تھوڑے ہیں تو حانث نہ ہوگا

وجہ ۔ خریداری تو پورے کی ہوتی ہے اور یہاں قلیل و کثیر کے تابع ہو جائے گا

(6) اگر یہ قسم کھائی کسی نے کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا مگر اس نے مچھلی
کا گوشت کھا لیا تو حانث نہ ہوگا اور اگر انسان و خنزیر کا گوشت کھایا تو حانث ہوگا

وجہ ۔ کیوں کہ مچھلی کے گوشت کو گوشت کہنا مجازی ہے کیوں گوشت خون
سے بنتا ہے اور مچھلی میں خون نہیں ہوتا ۔ بخلاف انسان و خنزیر کا
گوشت کو گوشت کہتے ہیں کیوں ان میں گوشت ہوتا ہے

(7) اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں چربی نہیں کھاؤں گا یا نہیں خریدوں گا
"عندنا" وہ پیٹ کی چربی کے سوا کسی دوسری چربی کے کھانے یا خریدنے
میں حانث نہیں ہوگا "صاحبین" حانث ہو جائے گا

وجہ ۔ کیوں کہ پیٹھ کی چربی ایک طرح کا چربیلا گوشت ہوتا ہے

(8) اور اگر یہ قسم کھائی کہ میں گوشت یا چربی نہیں خریدوں گا یا نہیں کھاؤں گا
ہو اس نے دنبہ کی چکتی خریدی یا کھائی تو حانث نہیں ہوگا ۔

وجہ ۔ چکتی خالص گوشت یا چربی کی طرح استعمال نہیں کی جاتی

Page No.
Date:

(9) اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس گیہوں سے نہیں کھاؤں گا تو جب تک اس کو چبا کر نہیں کھائے گا وہ حانث نہیں ہوگا اور اگر گیہوں کے آٹے سے روٹی پکا کر کھائی تو "امام اعظم" حانث نہیں ہوگا "صاحبین" حانث نہیں ہوگا

وجہ - گیہوں کھانے کے حقیقی معنی مستعمل ہیں کیونکہ اسے ابال کر بھون کر کھایا جاتا ہے

(10) اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں اس آٹے سے نہیں کھاؤں گا پھر اس کی پکی ہوئی روٹی کھائی تو حانث ہوجائے گا وجہ - آٹا بعینہ نہیں کھایا جاتا ہے اور اگر آٹے کو اسی طرح پھانک کر کھا لیا یا منہ میں رکھ کر نگل لیا تو حانث نہیں ہوگا وجہ - اس جگہ مجازی معنی ہی مراد لینا متعین ہے -

اور اگر یہ قسم کھائی کہ میں روٹی نہیں کھاؤں گا تو اس قسم میں وہی روٹی داخل ہوگی جو عموماً اور عادتاً اس شہر میں کھائی جاتی ہو اور وہ جو یا گیہوں کی روٹی ہوگی وجہ - اکثر شہروں میں یہی روٹیاں کھائی جاتی ہیں - اور اگر قطائف سے تیار کی ہوئی روٹی کھائی تو حانث نہ ہوگا وجہ - کیوں کہ عموماً اسے مطلقاً روٹی نہیں کہتے ہیں لیکن اگر اسکی نیت ہو تو حانث ہوجائے گا - اسی طرح اگر اس نے عراق میں چاول کی روٹی کھائی تو حانث نہیں ہوگا وجہ - وہاں کے رہنے والوں میں اس کی عادت نہیں ہے اور اگر شہر طبرستان یا اس کے کھاؤں کے شہر میں ہو تو حانث ہوجائے گا

(11) اگر یہ قسم کھائی کہ میں بھنا ہوا نہیں کھاؤں گا تو اسکا اطلاق فقط گوشت پر ہوگا اور بینگن گاجر شکر قند پر نہیں ہوگا اور اگر یہ قسم کھائی کہ میں طبیخ یعنی پکائی ہوئی چیز نہیں کھاؤں گا تو اس قسم کا اطلاق پکائے گوشت پر ہوگا

(12) اگر یہ قسم کھائی کہ میں سریان (یعنی سر کے مغز) نہیں کھاؤں گا

Page No.
Date:

تو اسکی قسم سے مراد وہ سریاں (مثلاً بکری بھیڑ کا سر وغیرہ) ہوگی
جو تنوروں میں پکائی جاتی ہے اور شہروں میں فروخت کی جاتی ہے۔
اور اگر قسم کھائی کہ میں سری نہیں کھاؤں گا تو عندنا یہ قسم
گائے اور بکری دونوں کی سریوں پر واقع ہوگی اور صاحبین کے
نزدیک فقط بکری کی سری سے قسم متعلق ہوگی
وجہ- دونوں نے اپنے زمانے میں
سروں سے مراد کا حکم لگایا ہے۔
(13) اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فاکہہ نہیں کھاؤں گا پھر اس نے انگور یا انار یا تازہ
خرما یا ککڑی یا کھیرا کھایا تو حانث نہ ہوگا اور اگر سیب یا خربوزہ
یا کشمش کھائی تو حانث ہو جائے گا عندنا۔ اور صاحبین کے نزدیک
انگور انار تازہ خرما کھانے سے بھی حانث ہو جائے گا
وجہ- فاکہہ بمعنی تفکہ ہے لذت و غذا وغیرہ۔
(14) اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں ادام (سالن) کے ساتھ نہیں کھاؤں
گا تو ہر وہ چیز جو روٹی کے ساتھ ملا کر کھائی جائے۔ وہ ادام ہے اس
بنا پر بھونا ہوا گوشت ادام نہیں ہوگا اور نمک ادام ہوا عند
ابو یوسف + امام اعظم۔ اور امام محمد نے فرمایا ہر وہ چیز جو عموماً
روٹی کے ساتھ کھائی جاتی ہے وہی ادام ہے
(15) اگر کسی نے عربی میں یہ قسم کھائی لا اتغدی میں غداء نہیں کھاؤں گا
غدا اس کھانے کو کہا جاتا ہے جو آفتاب نکلنے کے بعد سے ظہر تک ہو اور
عشاء اس کھانے کو کہتے ہیں جو ظہر کی نماز کے بعد سے آدھی رات
ہو جانے تک کھایا جاتا ہے اور سحری کا کھانا آدھی رات سے طلوع
فجر تک ہوتا ہے۔ اب مسئلہ خود تیار کر سکتے ہیں

Page No. Date:

(16) اگر کسی نے اس طرح کہا کہ اگر میں نے کپڑا پہنا یا کھانا کھایا یا کوئی چیز پی تو میرا غلام آزاد ہے اس کے بعد اگر تخصیص کا دعوی کیا تو دیانۃً اس کی تصدیق ہو گی لیکن قاضی تصدیق نہیں کرے گا

(17) قسم کھائی کہ دجلہ سے نہیں پیئے گا پھر برتن سے پی لیا حانث نہیں ہوگا عند نا یہاں تک کہ دریا سے منہ لگا کر پی لے۔ صاحبین نے فرمایا برتن سے پانی نکال کر پینے سے بھی حانث ہو جائیگا

وجہ - عرف میں یہی قسم سے پینا سمجھا جاتا ہے۔

(18) قسم کھائی کہ دجلہ کے پانی سے نہیں پیوں گا دجلہ سے برتن میں پانی لے کر پی لیا تو حانث ہو گیا

وجہ - برتن میں لینے کے بعد بھی وہ دجلہ ہی کا پانی ہے

(19) قسم کھائی کہ میں آج وہ پانی نہ پیوں جو اس پیالہ میں ہے تو میری بیوی کو طلاق حالانکہ پیالہ بالکل خالی ہے تو وہ حانث نہیں ہوگا اور اگر اس میں پانی ہو مگر رات آنے سے پہلے ہی وہ بہا دیا گیا تب بھی حانث نہیں ہوگا عند الطرفین - اور عند ابو یوسف حانث ہو جائے گا تمام صورتوں میں

(20) اگر قسم کھائی میں آسمان پر ضرور چڑھ جاؤں گا یا اس پتھر کو سونے سے بدل دوں گا تو قسم منعقدہ ہو جائے گی اور حانث ہوگا

وجہ - اس قسم کو پورا کرنا ممکن ہے

سوال - بات کرنے کے بارے میں قسم کی تمام صورتیں بیان کریں

(1) قسم کھائی کہ فلاں سے کلام نہیں کروں گا پھر کلام کی کہ وہ سن رہا تھا مگر وہ سویا ہوا تھا حانث ہو جائے گا

(2) اگر قسم کھائی فلاں کی اجازت کے بغیر کلام نہیں کروں گا اس نے اجازت دے دی اور اسے معلوم نہیں اس نے کلام کیا حانث ہو جائے گا۔

(3) اگر قسم کھائی میں رجب مہینہ گفتگو نہیں کروں گا تو قسم کھانے کے ساتھ ہی سے اس کا مہینہ شمار ہو گا

(4) اگر قسم کھائی کلام نہیں کرے گا پھر نماز میں قرآن پڑھا حانث نہیں ہو گا

(5) قسم کھائی فلاں شخص سے گفتگو کروں تو میری بیوی کو طلاق تو یہ کلام دن اور رات دونوں پر ہو گا اگر دن یا رات میں گفتگو کی تو طلاق ہو گی

(6) اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں فلاں کے آنے سے پہلے فلاں سے کلام کروں یا یہ کہا کہ مگر فلاں مجھے اجازت دے دے یا یہاں تک کہ فلاں مجھے اجازت دے تو میری بیوی کو طلاق۔ اب فلاں کے آنے سے یا اذن سے پہلے کلام کی تو حانث ہو جائے گا

(7) اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں فلاں شخص کے غلام سے بات نہیں کروں گا اور کسی خاص غلام کی نیت نہیں کی یا فلاں شخص کی بیوی سے یا فلاں کے دوست سے بات نہیں کروں گا پھر اس فلاں شخص نے اپنا غلام بیچ دیا یا اسکی بیوی اس سے طلاق بائن پاکر الگ ہو گئی یا اسکے دوست سے دشمنی ہو گئی پھر اس نے ان سے بات کی تو حانث نہ ہو گا

(8) کسی معین غلام پر قسم کھائی یا کسی معین بیوی کیساتھ یا کسی معین دوست کے ساتھ کلام نہیں کروں گا غلام میں حانث نہیں ہو گا عورت اور دوست میں حانث ہو جائے گا

(9) اگر کسی نے قسم کھائی میں اس چادر والے شخص سے بات نہیں کروں گا پھر اس نے اس چادر کو فروخت کر دیا پھر اس نے اس سے کلام کی تو حانث ہو جائے گا

(10) اگر کسی نے قسم کھائی میں فلاں جوان مرد سے بات نہیں کروں گا پھر وہ جوان بوڑھا ہو گیا پھر اس نے اس سے بات کی تو حانث ہو جائے گا

(11) اگر کسی نے عربی میں قسم کھائی لا اکلم حینا او زمانا او الحین او الزمان پس اگر نیت کی تعیین نہ ہو تو چھ ماہ تک اثر رہے گا

(12) اگر کسی نے عربی میں قسم کھائی لا اکلم الدھر دھر کے سلسلے میں معرفہ نکرہ کرنے میں بہت اختلاف ہے کتاب میں دیکھ لیں

(13) اگر کسی نے قسم کھائی چند دنوں تک بات نہیں کروں گا تو یہ قسم تین دنوں تک رہے گی اور اگر ایام میں ال لگا دیا تو دس دن تک

(14) اگر کسی نے اپنے غلام سے عربی میں کہا ان خدمتنی ایاما کثیرۃ تو امام اعظم کے نزدیک دس دن مراد ہوں گے اور صاحبین سات دن

سوال- آزاد کرنے اور طلاق دینے کے بارے میں قسم کی تمام صورتیں لکھیں؟

(1) بیوی سے کہا جب تو بچہ جنے تجھے طلاق اس نے مردار بچہ جنا تو طلاق واقع ہو جائے گی

(2) کسی نے کہا اپنی باندی سے کہ تو جب بچہ جنے تو وہ آزاد ہے اس نے بچہ جنا آزاد ہو جائے گی

(3) کسی نے کہا کہ پہلا وہ غلام جسے میں خریدوں وہ آزاد ہے پھر اس نے ایک غلام خریدا تو وہ آزاد ہو جائے گا اور اگر ایک ساتھ دو غلام خریدے پھر تیسرا خریدا تو ان تین میں سے ایک بھی آزاد نہ ہوگا اور اگر یہ کہا کہ پہلا وہ غلام جسے میں تنہا خریدوں تو وہ آزاد ہے ان تینوں میں سے تیسرا آزاد ہو جائے گا

(4) اگر کسی نے کہا آخری غلام جسے میں خریدوں وہ آزاد ہے یہ کہہ کر مولیٰ

مر گیا تو وہ آزاد نہیں ہوگا یا ایک خریدا تو دوسرا آزاد ہو جائے گا

(5) وہ آخری عورت جس سے میں نکاح کروں اسے تین طلاق ہیں یہی اختلاف اس صورت میں بھی ہے

(6) آقا نے کہا کہ میرا وہ غلام جو مجھے فلاں بیوی کے ہاں ولادت کی خوشخبری دے وہ آزاد ہے تین غلاموں نے ایک ایک خوشخبری دی تو پہلے والا غلام آزاد ہو جائیگا

(7) اگر کسی نے کہا میں نے فلاں کو خریدا تو وہ آزاد ہے پھر اس نے غلام کو خریدا مگر قسم کا کفارہ ادا کرنے کی نیت سے تو وہ کفارہ ادا نہیں ہوگا یا اگر اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے کی نیت سے اپنے باپ کو خریدا تو عندنا کفارہ جائز ہے امام زفر اور شافعی کے خلاف ہیں

(8) اپنی ام ولد کو کفارہ کی نیت سے خریدا تو یہ کفارہ درست نہیں

(9) کسی نے کہا میں جاریہ سے ہمبستری کروں تو وہ آزاد ہے پھر اس نے ہمبستری کی تو وہ آزاد ہو جائے گی

(10) کسی نے کہا کل مملوک لی حر تو اس میں مکاتب بغیر نیت کے شامل نہ ہوگا

(11) کسی نے اپنی بیویوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بیوی مطلقہ ہے یا یہ اور یہ مطلقہ ہے تو جسے اخیر میں کہا اسے طلاق ہوگی اور پہلی اور دونوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔

سوال: خرید و فروخت اور نکاح کرنے کے بارے میں قسم کھانے کا بیان لکھیں

(1) حلف اٹھائی کہ بیع نہیں کرے گا یا خریدے گا نہیں یا کرایہ پر نہیں دے گا پھر کسی کو وکیل بنا دیا اس نے یہ سب کیا تو حانث نہیں ہوگا

(2) قسم کھائی کہ میں نکاح نہیں کروں گا طلاق نہیں دوں گا یا آزاد نہیں

Page No.
Date:

کروں گا پھر کسی کو وکیل بنایا اس نے یہ امور کیے حانث ہو جائے گا

(3) اگر قسم کھائی اپنے غلام کو نہیں ماروں گا اور بکری کو ذبح نہیں کروں گا کسی دوسرے کو ان کاموں کا حکم دیا اس نے انجام دیا امور کو تو حانث ہو گا

(4) اگر کسی نے قسم کھائی اپنے بچے کو نہیں مارے گا پھر دوسرے کو حکم دیا اس نے ایسا ہی تو حانث نہیں ہوگا

(5) کسی نے دوسرے کو کہا اگر یہ کپڑا میں تجھے بیچوں تو میری بیوی پر طلاق واقع ہو، محلوف علیہ نے کپڑے کو خلط کر دیا پھر حالف نے بیچا اور وہ نہیں جانتا تھا حانث نہیں ہوگا

(6) ایک شخص نے کہا یہ غلام آزاد ہے اگر میں اسے بیچوں پھر خیار شرط کیا تھا بیچا تو غلام آزاد ہو جائے گا

(7) کسی نے کہا اگر میں اپنا غلام یا باندی نہ بیچوں تو میری بیوی پر طلاق ~~ہو~~ پھر اس نے غلام آزاد کر دیا یا باندی کو مکاتب بنا دیا تو اس کی بیوی مطلقہ ہو جائے گی

سوال۔ حج نماز روزے کے بارے میں قسم کی تمام صورتیں تحریر کریں؟

(1) جو شخص کعبہ یا کسی اور جگہ میں ہے اور کہا بیت اللہ شریف کی طرف پیدل چل کر جانا مجھ پر لازم ہے اس پر پیدل حج و عمرہ واجب ہے

(2) کسی نے کہا مجھ پر بیت اللہ شریف کی طرف نکلنا یا جانا لازم ہے اس پر کچھ لازم نہیں

(3) کسی نے کہا اگر میں اس سال حج نہ کروں میرا غلام آزاد ہے پھر اس نے کہا میں نے حج کیا اور دو گواہوں نے گواہی دی کہ اس نے اس سال کوفہ میں قربانی دی تو غلام آزاد ہو جائے گا

Page No.
Date:

(4) روزہ نہ رکھنے کی قسم کھالی پھر روزے کی نیت کرلی اور ایک گھڑی روزہ رکھا پھر اس دن توڑ دیا حانث ہوجائے گا

(5) نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائی پھر کھڑا ہوگیا قرأت اور رکوع کیا حانث نہیں ہوگا

سوال:- کپڑے اور زیور وغیرہ پہننے کے بارے میں قسم کی صورتیں لکھیں؟

(1) بیوی سے کہا تیرے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا پہنوں تو ھدی ہے پھر روئی خریدی اور عورت نے کاتا پھر اس نے بنا اور پہنا تو وہ ھدی ہوگا

(2) کسی نے قسم کھائی زیور نہیں پہنے گا پھر چاندی کی انگوٹھی پہن لی تو حانث ہوجائے گا

(3) قسم کھائی کہ فرش پر نہیں سوئے گا پھر بچھونا بچھا کر سوگیا تو حانث ہوجائے گا۔

ختم شد

درجہ خامسہ

محمد عرفان رضا

جامعہ فیضان مفتی اعظم ہند

(مشرا پیچیا پٹوس)